ارمغانِ یثرب

944

تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور

Marfat.com

س 123

ارمغانِ یثرب

حصّہ اوّل

مسلمان بچوں اور بچیوں میں حق پرستی۔ حق گوئی۔ پاکیزہ نفسی۔ اطاعت۔ راست کرداری۔ ایثار۔ ہمدردی جرأت۔ شجاعت۔ حریت۔ استقلال اور مساوات کی رُوح پھونکنے والے سچے تاریخی واقعات

تالیف

صُوفی نذر محمد سیال ایم۔ اے

ناشران

تاج کمپنی لمیٹڈ۔ قرآن منزل۔ ریلوے روڈ۔ لاہور و کراچی

Marfat.com

58672

Marfat.com

دیباچہ

جن لوگوں کو قصوں اور افسانوں سے دلچسپی ہے اور جو اخلاقیات کو ایک خشک مضمون سمجھ کر اس سے دور بھاگتے ہیں میں اُن کو اخلاقیات کا درس حکایات اور واقعات کے رنگ میں دینا چاہتا ہوں اور اُن لوگوں کے واقعات اور کردار بیان کرتا ہوں جنہوں نے دُنیاوی طمع و لالچ یا تعریف و آفریں سے بے نیاز ہو کر فقط اللہ اور اللہ کے رسُول کی خوشنودی اور اپنے نفس کی پاکیزگی اور نیکی کی خاطر اخلاق حسنہ کے بہترین نمونے پیش کئے۔

یہ وُہ لوگ تھے جنہوں نے یثرب کے ناپیدا کنار سمندر سے پسندیدہ اخلاق کے وُہ آبدار موتی اکٹھے کئے جنہوں نے کروڑوں نادار اور بے پایہ محتاجوں کو غنی بنا دیا۔

یہ وُہ جلیل القدر ہستیاں تھیں جنہوں نے نُورِ نبوّت سے

Marfat.com

فیض یاب ہو کر دُنیا کو اخوت - ایثار - استقلال - شجاعت - راستی اور نیک کرداری کا درس دیا ⁂

ان بزرگوں کی سیرت ہر شخص کے لئے جو اپنی زندگی کو نیک اور بہترین بنانا چاہتا ہے ایک نمونہ اور رہنما کا کام دیتی ہے ⁂

اِس کتاب کے واقعات فرضی قصے یا من گھڑت افسانے نہیں جو ہمارے بچّوں اور نوجوانوں کے دل و دماغ کو نکما بے عمل اور عیّاش بنا دیں بلکہ یہ سچے اور مُستند تاریخی واقعات ہیں جو ہمارے بچّوں اور بچیّوں کے دلوں کو زہد و اتقاء تواضع - بُردباری - ہمدردی - صداقت - راست کرداری آزادی اور خودداری کے جذبات سے معمور کردیں گے ⁂

اِس کتاب کی تالیف کے لئے قریباً بیس ہزار صفحوں کا مطالعہ کیا گیا ہے جن میں حدیث - تاریخ اسلام اور سیرت کی تمام مشہور کتابیں شامل ہیں ⁂

مؤلف

Marfat.com

مسلمان بچوں کا شوقِ جہاد

جنگِ اُحد کا ذکر ہے۔ کہ جب قریش مکہ نے مدینہ منورہ پر حملہ کیا تو حضورؐ سات سو صحابہ کے ہمراہ شہر سے تشریف لائے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فوج کا جائزہ لیا تو اس میں کچھ کم سن بچے تھے۔ جن کو واپس کر دیا گیا۔ مگر ان بچّوں کی جانثاری کا یہ عالم تھا کہ جب انہیں کمسنی کی وجہ سے واپس جانے کو کہا جاتا تو وہ نہایت بے قراری سے التجا کرتے کہ انہیں میدانِ جنگ میں جانے اور دشمنانِ اسلام سے دو دو ہاتھ کرنے کا موقع دیا جائے ۔

اِن بچّوں میں ایک نوجوان رافع بن خدیج تھا۔ جب اس سے کہا گیا کہ تم عمر میں چھوٹے ہو۔ تو وہ اپنے پنجوں کے بل کھڑا ہو گیا۔ تاکہ اس کا قد اونچا ہو جائے۔ حضورؐ نے اس کے شوق جہاد کو دیکھ کر اُسے میدان میں جانے کی

Marfat.com

اجازت دے دی ؛

اِس کے بعد ایک بچے سمرہ کی باری آئی۔ وُہ بھی رافع کا ہم عُمر تھا۔ لیکن اُسے اجازت نہ ملی۔ اُس نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا " میں رافع کو پچھاڑ سکتا ہُوں۔ اگر اُسے اجازت دی گئی۔ تو مجھے بھی اجازت ملنی چاہیئے"۔ وُہ رافع کے ساتھ کشتی لڑنے کے لئے تیار ہو گیا۔ اور جب دونوں کا مقابلہ کرایا گیا۔ تو سمرہ نے رافع کو چاروں شانے چت گرا دیا۔ اب اِس کو بھی اجازت مل گئی۔ اور وُہ اُچھلتا کُودتا دُوسرے مجاہدین کے ساتھ شامل ہو گیا ؛

Marfat.com

حُبّ رسُولؐ

جنگ اُحد میں مُسلمانوں کو بہت نُقصان پہنچا۔ اور بڑے بڑے جلیل القدر صحابی اس میں شہید ہُوئے۔ اور یہ بھی مشہور ہو گیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم بھی شہید ہو گئے۔ جب یہ وحشت ناک خبر مدینہ منوّرہ پہنچی تو عورتیں پریشان ہو کر گھروں سے نکل پڑیں تا کہ میدان جنگ سے واپس آنے والے سپاہیوں سے دریافت حال کریں۔ ایک عورت کا باپ، بھائی، خاوند اور دو بیٹے اس جنگ میں شریک تھے۔

اس عورت نے بے تابی میں سب سے پہلے یہ سوال کیا کہ حضورؐ کیسے ہیں۔ مجمع میں سے ایک شخص نے اُسے کہا۔ تمہارا خاوند شہید ہو گیا۔ اس نے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا۔ اور پھر پُوچھا حضورؐ کے متعلق مجھے کچھ بتاؤ۔

ایک دُوسرے آدمی نے کہا۔ تیرا باپ اور بھائی

Marfat.com

میرے ہمراہ تھے۔ افسوس وُہ بھی شہید ہوگئے۔ اس نے پھر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور بے قراری میں پوچھا حضورؐ کو تو کچھ تکلیف نہیں پہنچی؟ پھر ایک اور آدمی نے اُس کے دونوں بیٹوں کے زخمی ہونے اور تڑپ تڑپ کر میدان جنگ میں جان دینے کا المناک واقعہ بیان کیا۔ ایمان دار عورت کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ رہی تھی لیکن وہ حضورؐ کی خیریت دریافت کرتی جا رہی تھی۔

اتنے میں ایک آدمی نے کہا "کہ وُہ حضورؐ تشریف لا رہے ہیں" اُسے پھر بھی اطمینان نہ ہوا۔ اور دوڑتی ہوئی مجمع میں گئی تاکہ حضورؐ کی زیارت سے آنکھوں کو ٹھنڈا کرے۔ حضورؐ نے اُسے دیکھ کر اُس کے خاوند۔ باپ، بھائی اور بیٹوں کی شہادت پر اس سے اظہار ہمدردی فرمایا۔ اُس عورت نے حضورؐ کا دامن پکڑ کر عرض کیا۔ "یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں جب آپؐ زندہ اور سلامت ہیں تو مجھے کسی کی ہلاکت کا غم نہیں"

Marfat.com

اطاعت

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلّم کے صحابہ آپؐ کے اتنے فرمانبردار اور اطاعت گزار تھے۔ کہ حضورؐ کے اشارہ پر اپنی گردنیں کٹانے کو تیار رہتے۔ حکم کی تعمیل تو درکنار۔ جب وہ دیکھتے کہ کوئی چیز حضورؐ کو پسند نہیں تو فوراً اس کو جُدا کر دیتے۔ اُن کا یہ ایمان تھا کہ حضورؐ کی خوشنودی عین اسلام ہے۔ اور اُن کی ہر وقت یہ خواہش رہتی تھی کہ اُن سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جائے جو حضورؐ کی ناراضگی کا باعث ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم لوگ حضور اکرمؐ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ جب میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو میرے اُوپر ایک چادر تھی جو کسم کے رنگ میں رنگی ہوئی تھی۔ حضورؐ نے اُسے دیکھ کر فرمایا۔

Marfat.com

"عبداللہ یہ کیا اوڑھ رکھا ہے؟" مجھے اِس سوال سے حضورؐ کی ناپسندیدگی کے آثار معلوم ہوئے۔ مَیں نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور فوراً گھر چلا گیا۔ گھر میں چُولھا جل رہا تھا۔ میں نے وہ چادر اپنے سر سے اُتاری اور آگ میں ڈال دی۔ دُوسرے دِن جب مَیں دربارِ رسالت میں حاضر ہُوا۔ تو حضورؐ نے پُوچھا وہ چادر کہاں گئی؟ میں نے تمام ماجرا کہہ سُنایا۔ حضورؐ نے فرمایا عورتوں میں کسی کو کیوں نہ دے دی۔ عورتوں کے پہننے میں مُضائقہ نہ تھا۔

میں نے عرض کیا" حضورؐ جو چیز اللہ کے رسُول کو پسند نہ ہو اس کا ایک لمحہ کے لئے بھی اِس خادم کے پاس رہنا قابل افسوس ہے۔

اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُّحِبُّ مُطِیْعٌ

عاشق اپنے محبُوب کا فرمانبردار ہوتا ہے

Marfat.com

فرمانبرداری کی ایک اور مثال

جناب رسُول مقبولؐ ایک دن مدینہ منوّرہ کی گلیوں میں گزُر رہے تھے۔ کہ اچانک حضورؐ کو ایک گنبد نما مکان نظر آیا۔ آپؐ نے اپنے ساتھیوں سے پُوچھا کہ یہ نیا مکان کس کا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ فلاں انصاری نے تعمیر کیا ہے۔ حضورؐ سُن کر خاموش ہو گئے۔ اور وہیں سے واپس لوٹے۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ انصاری حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ اور سلام عرض کیا۔ حضورؐ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا۔ اِس انصاری نے دُوسرے صحابہ سے اس کی وجہ دریافت کی۔ انہوں نے بتایا کہ حضورؐ تمہارے مکان کے قریب سے گزُرے تھے اور دریافت فرمایا تھا کہ یہ گنبد نما مکان کس کا ہے۔ انصاری نے سمجھ لیا کہ حضورؐ نے اِس مکان کو پسندیدہ نگاہ سے نہیں

Marfat.com

دیکھا۔ وہ فوراً وہاں سے اُٹھا اور سیدھا مکان پر پہنچا
کدال ہاتھ میں لی اور مکان کی چھت پر چڑھ گیا۔ اور
اُس وقت تک دم نہ لیا جب تک کہ مکان کو
توڑ پھوڑ کر زمین کے ساتھ ہموار نہ کر دیا۔ یہاں تک
کہ اس مکان کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا۔ اس کے
بعد اس نے اطمینان کا سانس لیا اور دوستوں کو کہا۔
کہ جو چیز حضورؐ کو پسند نہ ہو۔ حیف ہے۔ کہ اس کا
وجود دُنیا میں باقی رہے۔ چند دن کے بعد جب
دوبارہ حضورؐ کا گزر اس راستہ سے ہوا۔ تو وہ
مکان وہاں موجود نہ تھا۔ آپؐ کے دریافت فرمانے
پر صحابہ نے تمام واقعہ کا ذکر کیا۔ حضورؐ نے ارشاد
فرمایا ہر "تعمیر آدمی پر وبال ہے مگر وہ تعمیر جو
مجبوری اور سخت ضرورت سے ہو" ؎

Marfat.com

اِبتدائی مُسلمانوں کا اِستقلال

قریش صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو تنگ نہیں کرتے تھے۔ بلکہ ہر وہ شخص جو اسلام قبول کرتا۔ ان کے ظلموں کا تختہ مشق بن جاتا۔ اِن نو مُسلموں کو گرم ریت پر لٹایا جاتا۔ اور اُن کی چھاتی پر پتھر رکھ دیئے جاتے لوہے کو آگ میں گرم کرکے اُن کے جسم پر داغ دیئے جاتے۔ اُن کے پاؤں میں رسیاں باندھ کر انہیں گھسیٹا جاتا۔ اُن کا مال و اسباب اُن سے چھین لیا جاتا۔ اور اُن کے کاروبار کا بائیکاٹ کیا جاتا۔ یہ لوگ تمام تکلیفیں برداشت کرتے۔ لیکن اِسلام سے مُنہ نہ پھیرتے۔

جب حضرت خبابؓ اِسلام لائے۔ تو قریش نے اُنہیں سخت پیٹا۔ کوئلے جلا کر زمین پر بچھا دیئے گئے۔ اور اُن کو چت لٹا دیا گیا۔ ایک شخص اُن کی چھاتی پر پاؤں رکھ کر کھڑا ہو گیا۔ تاکہ وُہ کروٹ نہ بدل سکیں۔ یہاں تک ان کی پیٹھ جل کر کباب ہو گئی۔

Marfat.com

اُن سے کہا گیا کہ اِسلام چھوڑ دو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کا انکار کرو لیکن اِدھر اُن کی پیٹھ جل کر کباب ہو رہی تھی اُدھر اُن کی زبان سے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ واَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ کا نعرہ جاری تھا۔

حضرت بلالؓ جو بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے مؤذّن مقرر ہوئے حبشی نسل سے تھے اور اُمیہ بن خلف کے غُلام تھے۔ جب وُہ اِسلام لائے تو اُمیہ نے اُن کو سخت تکلیفیں دیں۔ وہ انہیں جلتی ریت پر لٹا دیتا۔ اور سینہ پر پتھر کی چٹان رکھ دیتا۔ تاکہ وُہ حرکت نہ کر سکیں۔ پھر انہیں اِسلام چھوڑنے کو کہتا۔ لیکن اِس تکلیف کی حالت میں اُن کی زبان سے اَحَدٌ اَحَدٌ کا وِرد جاری رہتا پھر اُن کے گلے میں رسّی باندھ کر لڑکوں کے حوالے کر دیتا جو انہیں مکہ کی گلیوں میں گھسیٹتے اور طرح طرح سے تنگ کرتے لیکن حضرت بلالؓ ان تکلیفوں کو نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کرتے اور آپ کی زبان سے کوئی حرفِ شکایت نہ نکلتا۔ بلکہ احد۔ احد کا وِرد جاری رہتا۔

Marfat.com

عفوِ عام

قریشِ مکّہ نے رسُولِ کریمؐ اور ہادئ برحق کو جس قدر اذیتیں دیں۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اِن ظالموں نے آپؐ کو پتھّر مارے۔ گالیاں دیں۔ اور راستے میں کانٹے بچھائے۔ آخر آپؐ اُن کے ظلموں سے تنگ آ کر اللہ کے حُکم کے مطابق اپنے وطن کو خیرباد کہنے پر مجبور ہو گئے۔ اور مدینہ منورہ تشریف لے گئے وہاں بھی آپؐ کو امن سے نہ بیٹھنے دیا گیا۔ اِن لوگوں نے مدینہ منوّرہ پر کئی بار چڑھائی کی اور ان جنگوں میں حضورؐ کے دوست اور عزیز شہید ہوئے۔ مکّہ معظمہ میں جو لوگ اِسلام کے حامی تھے انہیں طرح طرح کے عذابوں سے ہلاک کیا گیا۔

جس دن حضورؐ فاتح کی حیثیت سے مکہ معظمہ میں داخل ہوتے ہیں۔ اس دن قریشِ مکہ کے اقبال کا

Marfat.com

ستارہ غروب ہو جاتا ہے۔ قریش کے سردار اب مجرموں کی حیثیت سے حضورؐ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ ان میں وہ لوگ بھی ہیں جو حضورؐ کو گالیاں دیا کرتے تھے۔ وہ بھی ہیں جو اسلام کو مٹانے میں سب سے پیش پیش تھے۔ اور حضرت بلالؓ کے گلے میں رسّی ڈال کر کھینچا کرتے تھے۔ وہ بھی ہیں جو اسلام اور داعی اسلام کا مذاق اُڑاتے تھے۔ وہ بھی ہیں جو وعظ کے وقت حضورؐ پر پتھر پھینکتے۔ اور آپؐ کے جُوتے لہو سے بھر جاتے۔ سب مجرم خوف سے کانپ رہے تھے۔ وُہ اپنی کرتُوتوں کو یاد کرتے اور نادم ہو رہے ہیں ؛

اگر کوئی تشدّد پسند بادشاہ ہوتا تو اپنے دُشمنوں سے جی بھر کر انتقام لیتا۔ کسی کو پھانسی پر لٹکاتا اور کسی کو زندہ جلا دیتا۔ کیونکہ دُنیا کی تاریخ سے ہمارے پاس ایک نہیں سینکڑوں ایسی مثالیں ہیں۔ کہ ایک فاتح قوم نے اپنے مغلُوب دُشمنوں پر وُہ وُہ ظلم ڈھائے کہ ان کے تصوّر سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن فاتح مکّہ اپنے دُشمنوں سے انتقام نہیں لیتا۔ ان کو تختۂ دار پر لٹکانے کا

Marfat.com

حکم نہیں دیتا ان کے گھر جلانے کا حکم نہیں دیتا۔ ان کے جرموں کے پاداش میں اُن کے بچے ذبح نہیں کرتا۔ بلکہ سب کو نگاہِ کرم سے دیکھتا ہے اور شانِ کریمی سے سب کو معاف فرما کر ارشاد فرماتا ہے۔ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ تم پر کچھ الزام نہیں جاؤ تم سب آزاد ہو۔

بلکہ فوج کو یہ حکم دیا جاتا ہے "خبردار۔ جو شخص ہتھیار پھینک دے اُسے قتل نہ کیا جائے۔ جو شخص خانۂ کعبہ کے اندر داخل ہو جائے اُسے قتل نہ کیا جائے۔ جو شخص ابو سفیان اور حکیم بن حزام کے گھر میں داخل ہو جائے اُسے قتل نہ کیا جائے۔ بھاگنے والے کا تعاقب نہ کیا جائے اور زخمی اور قیدی کو قتل نہ کیا جائے۔"

پھر یہ اللہ کا سچا نبی سب مجرموں کو نگاہِ کرم سے دیکھتا ہے اور شانِ کریمی سے سب کو معاف فرما کر ارشاد فرماتا ہے۔ لَا تَثْرِيبَ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Marfat.com

قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی خلافت کے زمانہ میں رات کو گشت کر رہے تھے۔ آپ ایک بدوی کے خیمہ کے قریب سے گزرے۔ آپ نے دیکھا کہ بدوی مسافر اپنے خیمہ سے باہر نہایت پریشانی کی حالت میں بیٹھا ہے۔ آپ اس کے پاس جا کر بیٹھ گئے اور پریشانی کی وجہ دریافت کی۔ اتنے میں خیمہ سے چیخنے کی آواز آئی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کون کراہ رہا ہے۔ بدوی نے جواب دیا۔ میری بیوی کے ہاں بچہ پیدا ہونے کا وقت ہے۔ میں غریب مسافر ہوں۔ میرا یہاں کوئی واقف یا دوست نہیں۔ اور یہاں قریب میں کوئی ایسی عورت بھی نہیں جو اس کی خبر گیری کر سکے۔

حضرت عمر فاروقؓ فوراً اپنے گھر تشریف لائے اور اپنی زوجہ محترمہ حضرت اُمّ کلثومؓ کو تمام ماجرا بیان فرمایا اور پوچھا۔ کیا تو ایک مسافر بہن کی اس تکلیف

Marfat.com

اور بے کسی میں مدد کر سکتی ہے؟

خلیفہ وقت کی بیگم نہایت خندہ پیشانی سے ایک پردیسی بہن کی خبر گیری کے لئے تیار ہو گئی اور میدہ۔ گھی۔ شکر اور دوسری ضروری چیزیں ساتھ لے کر حضرت عمرؓ کے ہمراہ روانہ ہو گئیں۔ بدوی کے خیمہ کے پاس پہنچ کر آپ نے بدوی کی اجازت حاصل کر کے اپنی بیگم کو اندر بھیج دیا اور آپ بدوی کے پاس بیٹھ کر اُس سے باتیں کرنے لگے۔

تھوڑی دیر کے بعد حضرت اُمّ کلثومؓ نے خیمہ سے آواز دی "امیر المومنین۔ اپنے دوست کو مبارکباد کہئے۔ اللہ نے اُسے فرزند نرینہ عطا فرمایا"۔

بدوی امیر المؤمنین کا لفظ سُن کر چونک پڑا۔ اور ادب کی وجہ سے دُور دُور رہنے لگا۔ آپ نے فرمایا۔ "تُو کیوں گھبرا رہا ہے۔ مجھے ویسے ہی اپنا دوست اور خادم سمجھ جیسے پہلے خیال کرتا تھا۔ ہاں امیر المؤمنین ضرور ہوں لیکن مسلمانوں کا حاکم نہیں بلکہ خادم ہوں"۔

Marfat.com

بنتِ رسُول کا اخلاق

حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں مَیں ایک دِن حضرت علی المرتضیٰؓ کے ہاں گیا۔ مَیں نے دیکھا کہ حضرت حسنؓ جو اس وقت شیر خوار بچّے تھے چارپائی پر پڑے ہیں اور اُن کی والدہ ماجدہ بنتِ رسُول جناب حضرت فاطمۃ الزہراؓ چکّی پیس رہی ہیں آپ اُن دِنوں بیماری کی وجہ سے بہت ہی نحیف اور کمزور تھیں۔ لیکن اس کے باوجود ہاتھ سے چکّی چل رہی تھی۔ اور زبان سے وردِ الٰہی جاری تھا۔

مَیں نے دیکھا۔ کہ جب آپ کا ایک ہاتھ تھک جاتا تو آپ دُوسرے ہاتھ سے چکّی گھمانے لگتیں۔ آپ کے دونوں ہاتھ سُرخ ہو رہے تھے اور پیشانی سے پسینہ بہ رہا تھا۔

خاتُونِ جنّت کو اس قدر مشقّت کرتے دیکھ کر میرا دِل بھر آیا اور مَیں نے سلام کے بعد عرض کیا۔

Marfat.com

"اے بنتِ رسولؐ - آپ اِس ناتوانی میں کیوں اِس قدر مشقت فرما رہی ہیں - آپ کو حضور سرورِ عالمؐ نے خدمت کے لئے فضہ نامی ایک کنیز عطا فرمائی ہے - آپ اُس سے کیوں کام نہیں لیتیں"؟

بنتِ رسولؐ نے ارشاد فرمایا "مجھے حضورؐ نے خدمت کے لئے واقعی ایک کنیز عطا فرمائی ہے لیکن بارگاہ نبوت سے مجھے یہ حکم ملا ہوا ہے کہ میں اُس سے برابری کا سلوک کروں - وُہ میرا ہاتھ بٹائے اور مَیں اُس کا ہاتھ بٹاؤں - جب وُہ کام کرے میں آرام کروں اور جب وُہ آرام کرے تو میں کام کروں - چنانچہ ہم نے گھر کے کام کاج کو یُوں تقسیم کیا ہے - کہ ایک دن وُہ چکی پیسے اور ایک دن میں پیسوں - اور اسی اصول کے مطابق آج چکی پیسنے کی میری باری ہے"

Marfat.com

خلیفہ کی پاسبانی

حضرت عمرؓ کا یہ دستور تھا کہ وہ رات کو مدینہ کی گلیوں میں گشت کیا کرتے تھے۔ ایک رات گشت کرتے ہوئے ایک مقام صرار پر پہنچے۔ جو مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ آپ نے دیکھا ایک عورت نے چولھے پر ہنڈیا چڑھا رکھی ہے۔ اور قریب دو تین بچے بلبلا رہے ہیں۔ جب آپ دوبارہ وہاں سے گزرے تو وہی حالت تھی۔ آپ نے اِس عورت سے بچوں کے رونے کی وجہ دریافت کی۔ اس نے جواب دیا۔ یہ بچے تین دن سے بھوکے ہیں۔ میں بیوہ ہوں۔ اور میرے پاس ان کے کھلانے کے لئے کچھ نہیں۔ محض اِن کو بہلانے کے لئے خالی ہنڈیا میں پانی ڈال رکھا ہے۔ خیال ہے کہ جب یہ بچے رو رو کر تھک جائیں گے

58672

Marfat.com

تو خود بخود سو رہیں گے۔ یہ سُن کر حضرت عمرؓ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ آپ اُٹھے اور مدینہ پہنچ کر بیت المال سے کچھ آٹا۔ گھی۔ گوشت اور کھجوریں لیں اور اپنے غلام اسلم کو کہا یہ تمام سامان میری پیٹھ پر رکھ دو۔ اسلم نے خود اُٹھانا چاہا لیکن آپ نے اسے روکا اور فرمایا "کیا تُو قیامت کے دن بھی میرا بوجھ اُٹھائے گا؟"

آپ تمام چیزیں اُٹھائے ہُوئے بیوہ کے پاس پہنچے اور کہا اے اماں یہ لے کھانے کا سامان۔ خود بھی کھا اور بچّوں کو بھی کھلا۔ بیوہ نے آٹا گوندھا اور ہنڈیا چڑھائی۔ وہ کھانا پکا رہی تھی اور حاکم وقت چُولھا پھُونکتے جاتے تھے۔

جب کھانا تیار ہُوا تو بچّوں نے سیر ہو کر کھایا اور خوشی سے اُچھلنے کُودنے لگے بُڑھیا دُعائیں دینے لگی اور کہا "اے اللہ کے بندے خدا تمہیں جزائے خیر دے کیا ہی اچھا ہوتا اگر آج عمرؓ کی جگہ تُو خلیفہ ہوتا تاکہ بے کس یتیموں اور بیواؤں کی خبرگیری

Marfat.com

کرتا۔"

حضرت عمرؓ مُسکرائے اور فرمایا" امّاں دُعا کر اللہ عمرؓ کو نیکی کی توفیق دے اور بیوہ کو تسلّی دینے اور بچّوں کو پیار کرنے کے بعد آپ بہت رات گزرے مدینہ منوّرہ واپس تشریف لے گئے۔

Marfat.com

ایک غلام کے الفاظ کا پاس

جب مسلمانوں نے خوزستان کے مشہور شہر سابور پر حملہ کیا تو شہر والوں نے شہر کے تمام دروازے بند کر دیئے اور قلعہ بند ہو کر اُوپر سے تیر برسانے شروع کر دیئے۔ مسلمانوں نے شہر کا محاصرہ کر لیا۔ اور یہ محاصرہ کئی دن تک جاری رہا۔ آخر ایک دن مسلمان یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ شہر والوں نے خود بخود شہر کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ اور نہایت اطمینان سے اپنے کاروبار میں مشغول ہیں مسلمانوں نے اِس کا سبب پُوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ "تم خود ہمیں امان دے چکے ہو۔ اِس لئے ہم نے بلا خوف شہر کے دروازے کھول دیئے ہیں"۔

حضرت ابو موسیٰؓ اسلامی سپہ سالار نے اِس امان

Marfat.com

سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ دُوسرے سرداروں سے پُوچھا گیا۔ کسی کو اِس معاہدہ کا علم نہ تھا۔ آخر بہت تحقیقات کے بعد معلوم ہُوا کہ ایک غلام نے کسی سے مشورہ لئے بغیر خود بخود پوشیدہ طور پر ایک رُقعہ لکھ کر اہل شہر کو امان دے دی ہے۔

حضرت ابو موسیٰؓ نے کہا کہ ایک غُلام کے وعدہ کی کوئی حیثیت نہیں۔ ہم اس کے پابند نہیں۔ شہر والوں نے کہا ہمیں آزاد اور غلام کا علم نہیں۔ ہمیں اسلامی لشکر سے یہ رُقعہ موصول ہُوا ہے۔ اور ہم نے اِس وعدہ کے مطابق ہتھیار ڈال دیئے ہیں اور شہر کے دروازے کھول دیئے ہیں۔

آخر امیر لشکر نے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خط لکھا اور تمام ماجریٰ کی تفصیل عرض کی آپ نے جواب دیا۔

اگرچہ فوجوں کے درمیان صُلح اور جنگ کی شرطیں طے کرنے اور امان دینے کا صرف سپہ سالار ہی کو حق حاصل ہے لیکن اگر اسلامی لشکر کے ایک

Marfat.com

سپاہی نے امان دے دی تو تمام مسلمان امان دے چکے۔ مسلمانوں کا غلام بھی مسلمان ہے سپہ سالار اور دُوسرے سرداروں پر اِس امان کی پابندی لازمی ہے" ÷

سابور کے لوگ امیرالمومنین کا یہ فیصلہ سُن کر بہت خوش ہوئے اور اُن میں سے اکثر مُسلمان ہو گئے ÷

Marfat.com

دعوتِ حق

جب سرورِ کائنات رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے مکّہ معظّمہ والوں کو اسلام کی دعوت دی اور خُدا کی توحید کا وعظ کیا۔ تو قریش اِس سے سخت برہم ہُوئے۔ اُن کی مخالفت کی کئی وجہیں تھیں وہ مدّت سے خدائے برتر کو بھُلا کر بُت پرستی میں مُبتلا تھے۔ حضرت ابراہیمؑ کی یادگار یعنی کعبہ میں ۳۶۰ بُت رکھے ہوئے تھے۔ وہ ان ہی بُتوں کو اپنے خالق رازق اور مالک سمجھتے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ یہی بُت ہمیں اولاد دیتے ہیں۔ یہی مینہ برساتے ہیں اور یہی ہمیں جنگوں میں فتح دلاتے ہیں۔ غرضیکہ وُہ اِن بُتوں کو اپنے حاجت روا سمجھتے تھے۔ اِس کے علاوہ وُہ سینکڑوں بداخلاقیوں میں مُبتلا تھے جُوا اور شراب ان کی گھُٹّی میں رچا ہُوا تھا۔ جھُوٹ۔ دغا بازی اور قتل و غارت پر ان کو فخر تھا۔ اور اِسلام ان تمام بُرائیوں کی بیخ کنی کرتا

Marfat.com

تھا۔ اور ان پتھروں کے خداؤں کے مقابلہ میں واحد اور لاشریک خدا کی طرف بلاتا تھا ؛

جب انہوں نے دیکھا کہ حضورؐ کی تبلیغ سے بہت سے آدمی مسلمان ہو رہے ہیں اور بتوں کو چھوڑ کر خدائے واحد کے آگے سربسجود ہو گئے ہیں۔ تو انہوں نے آپؐ کو طرح طرح کی اذیتیں دیں۔ آپؐ کی راہ میں کانٹے بچھائے۔ آپؐ پر پتھر پھینکے۔ نماز پڑھتے وقت جسم مبارک پر نجاست پھینکی جاتی۔ بدزبانی کی جاتی۔ غرضیکہ ہر ممکن طریقہ سے حضورؐ کو تنگ کیا جاتا۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا۔ کہ آپؐ نہایت حوصلہ اور بردباری سے تمام تکلیفوں کو برداشت کر رہے ہیں۔ تو وہ حیران ہو گئے کہ آپؐ یہ سختیاں کیوں جھیلتے ہیں۔ انہوں نے خیال کیا کہ شاید یہ دنیاوی جاہ و جلال اور نام و نمود کی خواہش کے لئے ہے آخر قریش نے اپنے ایک سردار عتبہ بن ربیعہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ اور حضورؐ کو یوں سمجھانا شروع کیا ؛

"اے محمدؐ اگر آپ مکہ کی حکومت چاہتے ہیں تو ہم سب

Marfat.com

آپؐ کو اپنا سردار ماننے کو تیار ہیں۔ اگر آپ کو کسی خوبصورت بیوی کی ضرورت ہے۔ تو قریش کے خاندان میں جونسے بڑے گھرانے میں جس لڑکی سے چاہیں شادی کریں۔ اور اگر مال و دولت کی ضرورت ہے۔ تو ہم آپؐ کے سامنے سونے چاندی کے انبار لگا کر رکھ دیں گے لیکن آپؐ اپنے مذہب کی تبلیغ سے باز آئیں اور ہمارے خداؤں سے لوگوں کو منحرف نہ کریں۔

حضورؐ نے اس کے جواب میں قرآن پاک کی چند آئتیں پڑھیں۔ جن کا مطلب یہ ہے اے محمدؐ "کہ میں تم جیسا آدمی ہوں۔ مجھ پر وحی آتی ہے۔ تمہارا بس ایک خدا ہے بس سیدھے اس کی طرف جاؤ اور اس سے معافی مانگو" (حم سجدہ)

عتبہ یہ جواب سن کر واپس چلا گیا اور اپنے دوستوں کو جا کر کہا "محمدؐ جو کلام پیش کرتے ہیں وہ شاعری نہیں وہ کوئی اور چیز ہے"۔

Marfat.com

ایمانِ محکم

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کا واقعہ ہے۔ کہ ایک انصاریؓ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اُن دنوں کھجوریں پک رہی تھیں۔ اور کھجوروں کے پکے ہوئے زرد اور سُرخ خوشے لٹک رہے تھے نماز کے دَوران میں انصاری کی نگاہ ان خوشوں پر جا پڑی۔ پکا ہوا پھل بہت ہی دِلکش معلوم ہوا۔ انصاری اُن کی طرف متوجہ ہوگیا اور ایسا محو ہوا کہ اسے یاد نہ رہا کہ کتنی رکعتیں پڑھ چکا ہے۔ اور کتنی باقی ہیں۔ جُوں تُوں کرکے اس نے نماز تو ختم کرلی لیکن اس کے دِل میں اس کا سخت صدمہ ہوا کہ باغ اور اس کے پھل کی وجہ سے اس کی نماز خراب ہوگئی۔ اس نے دِل میں ٹھان لی کہ یہ باغ خدا کی عبادت میں خلل انداز ہوا ہے اِس لئے مَیں اسے

Marfat.com

نہیں رکھوں گا۔

حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "میں اپنا باغ اللہ کے راستے میں دینا چاہتا ہوں آپ جس طرح چاہیں اس کا استعمال کریں" حضرت عثمانؓ نے اِس باغ کو پچاس ہزار میں فروخت کر دیا۔ اور اس کی قیمت مسلمانوں کے مذہبی کاموں میں خرچ کر دی۔

Marfat.com

انصاف

ایک دفعہ قبیلہ مخزوم کی ایک عورت فاطمہ نامی چوری کے جرم میں گرفتار ہوئی۔ اسلام میں چور کے لئے یہ سزا ہے کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ عورت ایک اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اس کے رشتہ داروں کو یہ بات گوارہ نہ تھی کہ ایک معزز خاندان کے ساتھ بھی یہ سلوک کیا جائے وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور پیغمبر خدا صلعم سے حمایت کی درخواست کی اور اسامہ بن زید کو جس سے آنحضرتؐ کو بہت محبت تھی سفارشی پیش کیا حضور نے فرمایا" اے اسامہ کیا تم اللہ کی حدوں کو توڑنے کے لئے سفارش کرتے ہو؟"

پھر آپؐ ان لوگوں سے مخاطب ہوئے اور فرمایا۔ "تم سے پہلی اُمتیں اس لئے تباہ ہو گئیں کہ

Marfat.com

جب ان میں سے کوئی معزّز آدمی جُرم کرتا
تو اس سے درگزر کرتے۔ جب کوئی ادنیٰ اور
غریب آدمی جُرم کرتا تو اسے سزا دیتے۔ خُدا کی
قسم اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو
اُس کے بھی ہاتھ کاٹ دئیے جاتے۔
حضورؐ کا یہ صاف اور مُنصفانہ جواب سُن کر تمام
حاضرین خاموش ہوگئے اور اس گُستاخی کے لئے آپؐ
سے معافی چاہی۔ اور وعدہ کیا کہ آئندہ ہم اللہ اور
اللہ کے رسُول کے حُکموں کے خلاف کسی کی رعایت
نہیں کریں گے۔

Marfat.com

ایک بچّے کا شوقِ جہاد

حضرت عمیر بن ابی وقاصؓ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ مشہور صحابی کے چھوٹے بھائی تھے۔ یہ بچپن ہی میں اسلام لائے اور جنگ بدر کے وقت یہ بہت چھوٹے بچے تھے۔ لیکن جب انہوں نے سُنا کہ کفّار کا بہت بڑا لشکر جس میں ۱۳۰۰ آزمودہ کار جنگجو سپاہی شامل ہیں مُسلمان کی چھوٹی سی جماعت پر حملہ کرنے کے لیئے بڑھا آ رہا ہے۔ تو انہیں اسلامی لشکر میں جس کی تعداد صرف ۳۱۳ تھی شامل ہونے کا شوق پیدا ہُوا۔ ان کے بھائی حضرت سعدؓ فرماتے ہیں۔ کہ جب لشکر کی روانگی کی تیاری ہو رہی تھی تو یہ اِدھر اُدھر چھپ رہے تھے تاکہ انہیں کوئی دیکھ نہ لے۔ مجھے اُن کی اِس حرکت پر تعجب ہُوا اور ان سے پُوچھا تم کیا کر رہے ہو اور کیوں چُھپتے پھرتے ہو۔ کہنے لگے مجھے ڈر ہے کہ کہیں حضورؐ مجھے دیکھ نہ لیں اور بچہ سمجھ کر جنگ میں جانے سے

Marfat.com

روک نہ دیں۔ پھر میرے لئے حضورؐ کے حکم کی نافرمانی کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ اور میں جہاد میں شامل نہیں ہو سکوں گا۔ اور میری یہ تمنا ہے کہ ضرور جنگ میں شریک ہوں اور اُن لوگوں کے ساتھ لڑتا ہوا شہید ہو جاؤں جنہوں نے حضورِ اقدس صلعم اور دوسرے مسلمانوں کو دُکھ پہنچائے ہیں"۔

آخر جب تمام مجاہدین حضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ خطرہ جس کا حضرت عمیر بن ابی وقاصؓ کو ڈر تھا پیش آ گیا حضورؐ نے انہیں کم عمر ہونے کی وجہ سے الگ کر دیا۔ لیکن انہیں میدان جنگ میں جانے کا اس قدر شوق تھا کہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور گریہ وزاری کے ساتھ اجازت طلب کی۔ حضورؐ نے جب انہیں روتے دیکھا تو اجازت فرما دی لیکن اس وقت اُن کا قد اتنا چھوٹا تھا کہ تلوار اُن کے قد سے لمبی تھی اور جب انہوں نے تلوار لگائی تو وہ زمین پر گھسٹتی جاتی تھی اور اُن کے بھائی نے اس کے تسموں میں گرہیں لگائیں کہ اونچی ہو جائے۔

Marfat.com

ایک بڑھیا کی اسلامی خدمت

اُم عمارہ انصاریہؓ ان عورتوں میں سے ہیں جو شروع شروع میں مسلمان ہوئیں۔ ہجرت کے بعد جب لڑائیوں کا سلسلہ شروع ہوا تو ان میں سے اکثر میں یہ شریک تھیں۔ جنگ اُحد میں انھوں نے بڑی خدمت کی یہ پانی کا مشکیزہ بھر کر جنگ میں پھرتیں اور اگر کوئی زخمی مسلمان مل جاتا تو اُسے پانی پلاتیں اس وقت ان کی عمر ۶۳ سال کی تھی۔

انھوں نے کمر پر ایک کپڑا باندھ رکھا تھا جس میں بہت سے چیتھڑے بھرے ہوئے تھے جب کوئی مسلمان زخمی ہو جاتا تو یہ ایک چیتھڑا نکال کر اُسے جلاتیں اور اُس کے زخم میں بھر دیتیں۔ خود بھی انہیں اس جنگ میں بارہ تیرہ زخم آئے جن میں ایک بہت بڑا زخم اُس وقت آیا جب اُحد میں لوگ پریشان ادھر اُدھر پھر رہے تھے۔

Marfat.com

ایک شخص ابن قمیہ جناب سرورِ کائنات صلعم کی طرف بڑھا۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ نے اسے روکا۔ حضرت ام عمارہؓ بھی آگے بڑھیں اور اُن پر ابن قمیہ نے بہت زبردست وار کیا۔ جس سے اُن کے کندھے پر بہت گہرا زخم آیا۔ ان کا ایک بیٹا عبداللہ بھی اِس لڑائی میں زخمی ہوا۔ اس کے بائیں بازو سے خون نہیں تھمتا تھا۔ اگر موجودہ زمانہ کی عورت ہوتی تو بیٹے کو زخمی اور خون میں لہولہان دیکھ کر پیٹنا شروع کر دیتی لیکن اُم عمارہ نے بڑے حوصلے سے اپنی کمر سے کچھ کپڑا نکالا اور بیٹے کے بازو پر پٹّی باندھی اور باندھ کر کہنے لگی "جا کافروں سے مقابلہ کر" جب حضورؐ نے یہ نظارہ دیکھا تو فرمایا "اُم عمارہ اتنی ہمت، کون رکھتا ہوگا جتنی تو رکھتی ہے" پھر حضورؐ نے اُس کی تعریف فرمائی اور اسے دُعائیں دیں۔ اسی اثنا میں وہ شخص جس نے اُم عمارہ کے بیٹے کو زخمی کیا تھا اس کے سامنے آیا وہ بڑھی اور اس کی پنڈلی پر وار کیا جس سے وہ زخمی ہو کر زمین پر بیٹھ گیا۔ اور اس کافر کا خاتمہ کر دیا۔

Marfat.com

گورنری اور درویشی

حضرت سعید بن عامرؓ جنگ خیبر سے پہلے مسلمان ہوئے اور اسلام لانے کے بعد ہجرت کر کے مدینہ چلے آئے اور بعد کی تمام جنگوں میں سرور کائنات صلعم کے ہمراہ رہے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جنگ یرموک میں انہوں نے بڑے کارہائے نمایاں کئے اور حضرت عیاضؓ بن غنم کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ نے انہیں حمص کا گورنر مقرر کر دیا۔

آپ نہایت سادہ اور زہد و تقویٰ کی زندگی بسر کرتے تھے اور گورنر ہونے کے باوجود درویشانہ طریقہ سے رہتے۔ آپ میں اور عام مسکینوں میں کوئی فرق نہ تھا جب بازار سے گزرتے تو کوئی شخص یہ تمیز نہ کر سکتا کہ یہ والئے حمص گزر رہا ہے۔

حضرت عمرؓ کی طرف سے تمام گورنروں کے لئے

Marfat.com

خاص وظیفے مقرر تھے لیکن یہ اپنے گھوڑوں کی قلیل آمدنی پر گزارہ کرتے اور اپنا تمام وقت رعایا کی بہبودی اور ہمدردی میں صرف کرتے۔ جب حضرت عمرؓ حمص تشریف لے گئے تو انہوں نے فقرا اور مساکین کی فہرست طلب کی" تاکہ حکومت کی طرف سے ان کے معاش کا انتظام کیا جائے۔ جب فہرست تیار ہو کر آئی تو اس میں سعید بن عامرؓ کا نام بھی تھا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا یہ سعید بن عامرؓ کون ہے؟ فہرست پیش کرنے والے نے کہا۔ ہمارا امیر"

حضرت عمرؓ نے حیرانگی سے پوچھا" یہ اپنے وظیفے کو کیا کرتے ہیں؟" جواب ملا انہوں نے کبھی وظیفے کو ہاتھ تک نہیں لگایا"

حضرت عمرؓ ان کی بے نیازی اور پرہیزگاری کو سن کر رونے لگے اور فوراً ایک ہزار دینار کی تھیلی ان کی خدمت میں بھیج دی۔ آپ نے تھیلی کو دیکھ کر "اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن" پڑھا۔ بیوی نے پوچھا "کیا حادثہ ہوا" آپ نے فرمایا "بہت خطرناک"

Marfat.com

بیوی نے دوبارہ پوچھا "کیا قیامت آگئی" آپ نے فرمایا "قیامت سے زیادہ خطرناک دُنیا فتنوں کو لے کر میرے پاس آئی ہے" یہ کہہ کر تھیلی ایک توبڑے میں ڈال دی اور ساری رات اِس سے نجات حاصل کرنے کے لئے دُعا مانگتے رہے۔ صبح جب اِسلامی لشکر اِدھر سے گزرا تو آپ نے تمام روپیہ ان کی ضرورت کے لئے دے دیا اور اِس بوجھ سے نجات حاصل کرنے پر خُدا کا شکر ادا کیا۔

Marfat.com

غُلاموں سے حُسنِ سلوک

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اپنے غُلاموں کے ساتھ بالکل مساویانہ سلوک کرتے تھے۔ جو خود کھاتے انہیں کھلاتے اور جو خود پہنتے وہی پہنلتے۔ ایک دفعہ حضرت ابُو یسیرؓ کے جسم پر دو مختلف قسم کے کپڑوں کا چوغہ تھا یعنی آدھا چوغہ ایک کپڑے کا اور آدھا دُوسرے کپڑے کا تھا اور اسی طرح ان کے غلام کے جسم پر بھی اسی قسم کے دو مختلف کپڑوں کا چوغہ تھا ایک شخص نے کہا اگر آپ لوگ ایک ایک کپڑا ایک دُوسرے سے بدل لیتے تو دونوں کے چوغے علیحدہ علیحدہ رنگوں اور اور کپڑوں سے مکمّل ہو جاتے۔ آپ نے اسے جواب دیا حضور رسُولِ مقبول صلعم نے ہمیں غلاموں کے ساتھ مساوات کا حُکم دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ جو خود کھاؤ انہیں بھی وہی کھلاؤ اور جو خود پہنو وہی ان کو پہناؤ۔

Marfat.com

میرے پاس دو مختلف قسموں اور رنگوں کے کپڑے
تھے ان میں سے ہر ایک ٹکڑے سے علیحدہ علیحدہ چوغے
الگ الگ رنگ کے تیار ہو سکتے تھے لیکن ان میں
ایک کپڑا بڑھیا اور دوسرا اس سے گھٹیا تھا اِس لئے
میں نے یہی مناسب سمجھا کہ ہر ایک ٹکڑے کو دو برابر
حصّوں میں تقسیم کر دوں اور آدھا آدھا اپنے اور اپنے
غلام کے درمیان بانٹ لوں۔ اس میں کوئی مضائقہ
نہیں کہ میرا چُغہ یک رنگ نہیں اور دو مختلف رنگوں
کے کپڑوں سے بنا ہؤا ہے لیکن میرا دل مطمئن ہے
کہ مَیں نے اپنے ہادی کے حُکم کی پُوری پُوری تعمیل کی
اور اپنے غلام سے بے انصافی نہیں کی ؛

Marfat.com

امتیازِ یگانہ و بیگانہ

ابتدائی مسلمانوں میں ہمدردی اور مساوات کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہُوا تھا۔ زندہ تو درکنار مُردہ میں بھی اپنے اور پرائے کا فرق نہیں سمجھتے تھے۔

جنگ اُحد میں حضرت حمزہؓ شہید ہوئے تو ان کی بہن حضرت صفیہؓ نے اپنے بھائی کی تجہیز و تکفین کے لئے دو کپڑے حضرت زبیرؓ کو لا کر دئے۔ جب حضرت زبیرؓ اپنے ماموں کے کفن کے لئے آئے تو انہوں نے دیکھا کہ ان کے ماموں حضرت حمزہؓ کے پہلو میں ایک انصاری کی لاش بے گور و کفن پڑی ہے۔ آپ نے یہ گوارہ نہ کیا کہ ان کے ماموں کے لئے دو کپڑے ہوں اور ایک غریب مسلمان کی لاش بے گور و کفن پڑی رہے۔ آپ نے دو کپڑوں میں سے انصاری کے لئے ایک کپڑا علیحدہ کر لیا۔ لیکن ناپنے پر معلوم ہوا کہ

Marfat.com

ایک کپڑا چھوٹا اور دوسرا بڑا ہے۔ انہیں خیال پیدا ہوا کہ اگر چھوٹا کپڑا انصاری کے لئے رکھا جائے تو اس میں اپنے اور پرائے کا فرق ظاہر ہوگا۔ آخر آپ نے قرعہ ڈال کر دونوں کپڑوں کو تقسیم کیا۔ چھوٹا کپڑا حضرت حمزہؓ کے حصہ میں آیا جس سے ان کا کفن تیار کیا۔ اور دوسرے سے اس پردیسی انصاری کا کفن تیار کر کے اس کی تجہیز و تکفین کی۔ چھوٹا کپڑا حضرت امیر حمزہؓ کے لئے ناکافی تھا۔ جب سر کی طرف کرتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور جب پاؤں کی طرف سرکاتے تو اوپر کا حصہ کھل جاتا لیکن حضرت زبیرؓ نے کفن کا کپڑا تبدیل کرنے کی جرأت نہ کی کیونکہ یہ اسلامی حمیت کے خلاف تھا۔ اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ اپنے اور بیگانے کی تمیز روا رکھی جائے ؏

Marfat.com

ہمدردی اَور ایثار

حضرت ابن حذیفہؓ اور ان کے چچا زاد بھائی جنگ یرموک میں شریک تھے۔ ابن حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ اِس جنگ میں، ہمارے بہت سے آدمی شہید ہوئے اور کئی زخمی ہوئے جو میدان کے مُختلف حصّوں میں دم توڑ رہے تھے۔ مَیں اپنے بھائی کی تلاش میں نکلا۔ اور ایک مشکیزہ پانی کا اپنے ساتھ لیا کہ شاید انہیں پانی کی ضرورت ہو۔ مَیں ان کو تلاش کرتا ہُوا جب اُن کے قریب پہنچا تو وُہ قریب لمرگ تھے۔ انہوں نے مجھُ سے پانی مانگا۔ جب مَیں پانی لے کر آگے بڑھا تو قریب سے ایک اَور زخمی کے کراہنے کی آواز آئی جو پانی مانگ رہا تھا۔ جب میرے بھائی نے اس کی آواز سُنی تو مُجھے اس کے پاس بھیج دیا۔ یہ شخص ہشام بن ابی العاصؓ تھے۔ مَیں انہیں پانی دینے کے لئے مشکیزہ کا مُنہ

Marfat.com

کھول ہی رہا تھا جب ایک اور زخمی مجاہد کے کراہنے کی آواز میرے کان میں پڑی۔ یہ بھی بے قراری کے عالم میں دم توڑ رہے تھے۔ حضرت ہشامؓ نے اُن کے پاس جانے کا اشارہ کیا لیکن افسوس کہ جب مَیں پانی لے کر اُن کے پاس پہنچا۔ تو اُن کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ مَیں واپس حضرت ہشامؓ کے پاس آیا لیکن وہ بھی اس جہاں سے رُخصت ہو چکے تھے۔ وہاں سے بھاگتا ہوا اپنے بھائی کے پاس پہنچا تو وہ بھی جان بحق تسلیم کر چکے تھے۔ اسی طرح سے ان مُسلم مجاہدوں نے مرتے دم تک بھی ہمدردی اور ایثار کا سبق نہ بھلایا۔

Marfat.com

پاکیزہ نفسی

حضرت ابو بکر صدیقؓ کپڑے کی تجارت فرماتے تھے اور اسی سے گزر اوقات تھی۔ جب آپ خلیفہ بنائے گئے تو ایک دِن حسبِ معمول چند چادریں ہاتھ میں لئے بازار میں فروخت کرنے کے لئے جا رہے تھے کہ راستہ میں حضرت عمرؓ ملے اور پوچھا کہاں تشریف لے جا رہے ہو؟" آپ نے فرمایا "بازار جا رہا ہوں" حضرت بولے "اگر آپ تجارت میں مشغول رہے تو خلافت کا کام کون کرے گا" خلیفۂ اوّل نے جواب دیا "بال بچوں کا پیٹ کیسے پالوں؟" حضرت عمرؓ نے کہا چلو ابو عبیدہؓ کے پاس چلیں جنہیں حضور نبی کریمؐ نے امین ہونے کا لقب دیا ہے۔ وہ آپ کے لئے بیت المال سے کچھ رقم مقرر کر دیں گے۔ وہ دونوں اُن کے پاس تشریف لے گئے۔ اور انہوں نے آپ کے لئے اِس قدر روزینہ مقرر کر دیا

Marfat.com

جتنا اوسطاً ایک عام مہاجر کو ملتا تھا۔ آپ نے نہایت خوشی سے اُسے قبول کر لیا اور اپنا سارا وقت خلافت اور مسلمانوں کے کام کے لئے وقف کر دیا ۔

یہ رقم اتنی قلیل تھی جس سے بمشکل گھر کے کھانے کے اخراجات چل سکتے تھے یہاں تک کہ اِس میں اتنی گنجائش بھی نہ تھی کہ گاہے بگاہے اس سے کسی اچھے لذیذ کھانے کا اہتمام ہو سکے ۔

آپ کی اہلیہ کو کوئی میٹھی چیز پکانے کا خیال آیا۔ لیکن بیت المال کے روزینہ میں اتنی گنجائش کہاں تھی ۔ اُنہوں نے روز کے خرچ میں سے تھوڑا تھوڑا بچا کر چند دنوں میں کچھ پیسے جمع کر لئے اور ان سے ایک میٹھا کھانا پکانے کے لئے اجازت طلب کی ۔ حضرت ابو بکرؓ نے اپنی اہلیہ سے دریافت فرمایا کہ اِس میٹھے کھانے کا اِنتظام کیسے ہُوا؟ انہوں نے تمام ماجرا بیان کر دیا کہ ہر روز کے خرچ سے تھوڑی تھوڑی بچت کر کے کچھ پیسے جمع کر لئے تھے ۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا اِس سے یہ ثابت

Marfat.com

ہوتا ہے کہ اتنی رقم ہمیں بیت المال سے زیادہ ملتی ہے
آپ نے وہ رقم بیت المال میں جمع کرا دی اور آئندہ
اپنی تنخواہ سے اس قدر رقم کم کر دی اور فرمایا مجھے
بیت المال سے صرف اسی قدر رقم لینے کا حق ہے جس
سے میرا اور میرے بال بچوں کا پیٹ پل سکے۔ اس سے
زیادہ کا قطعاً کوئی حق نہیں ۔ جب آپ کے وصال کا
وقت آیا تو آپ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کو وصیت
فرمائی کہ میرے گھر میں جو چیزیں بیت المال کی ہیں
وہ میرے بعد آنے والے خلیفہ کے حوالہ کر دی جائیں۔

Marfat.com

جوشِ ایمان

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اُس وقت ایمان لائے جب مسلمانوں کی تعداد ابھی بہت کم تھی اور اُس وقت تک سوائے رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے کسی نے بلند آواز سے قرآن پاک کی تلاوت کی جُرأت نہیں کی تھی۔ ایک دن مسلمانوں کی اس چھوٹی سی جماعت نے مل کر مشورہ کیا کہ اب خدا کے حکم کو چھپا کر رکھنا مناسب نہیں اور اُسے اعلانیہ مشرکین مکّہ کے سامنے پیش کرنا چاہیے لیکن وہ جانتے تھے کہ قریش اس سے برہم ہونگے اور تلاوت کرنے والے کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اپنے آپ کو اس خطرناک کام کے لئے پیش کیا۔ لوگوں نے منع کیا کہ تمہارا قبیلہ اتنا بڑا نہیں جو تمہیں قریش کی دستبرد سے بچا سکے لیکن حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے جواب دیا کہ اس سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہو سکتی ہے کہ میں اعلان

Marfat.com

کلمۃ الحق میں شہید کیا جاؤں۔ دُوسرے دن جب قریش کی مجلس گرم تھی۔ تو آپ وہاں پہنچے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے بعد قرآن پاک کی تلاوت شروع کر دی۔ قریش پہلے تو اس پاکیزہ کلام کو سُن کر مبہوت ہوگئے۔ لیکن جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ ابن مسعودؓ اُس کلام پاک کو پڑھ رہا ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہُوا ہے تو وہ غضب میں آگئے اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ پر ٹوٹ پڑے اور اس قدر مارا کہ آپ کا جسم لہو لہان ہو گیا اور چہرہ زخموں سے متورم ہو گیا۔ لیکن آپ کی زبان بند نہ ہوئی اور آپ برابر اس کلام پاک کی تلاوت کرتے چلے گئے۔ بلکہ مُشرکین کی جماعت جتنا زیادہ آپ کو پیٹتی اُتنے ہی جوش کے ساتھ آپ تلاوت کرتے اور آپ کا جوش ٹھنڈا ہونے کی بجائے بڑھتا جاتا۔ آخر قریش نے تنگ آکر آپ کو چھوڑ دیا۔ اور آپ اپنا فرض سرانجام دے کر نہایت خوشی سے اپنے احباب میں واپس لوٹے "

Marfat.com

بچّوں کا جوشِ ایمان

صحیح بخاری میں یہ واقعہ درج ہے۔ اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف مشہور صحابی فرماتے ہیں۔ کہ میں جنگِ بدر میں شامل تھا۔ اور آگے لڑنے والوں کی صف میں کھڑا تھا۔ میں نے دیکھا کہ میرے دائیں اور بائیں انصار کے دو کم عمر لڑکے کھڑے ہیں۔ مجھے خیال ہوا کہ اگر میرے ساتھ مضبوط اور جوان آدمی ہوتے تو ہم لڑائی میں ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں۔ میرے دونوں جانب چھوٹے بچے ہیں ضرورت کے وقت یہ کیا مدد کر سکیں گے۔

اتنے میں اُن لڑکوں میں سے ایک نے میرا ہاتھ پکڑا اور پوچھا "چچا جان تم ابوجہل کو پہچانتے ہو؟" میں نے کہا ہاں پہچانتا ہوں۔ تمہارا اس سے کیا مطلب ہے؟ اُس نے کہا "مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گالیاں بکتا ہے۔ اِس ذات

Marfat.com

پاک کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر میں اُسے دیکھ لوں تو اُس وقت تک اُس سے جُدا نہ ہوں گا جب تک وُہ مر جائے یا میں مر جاؤں" مجھے اِس کے سوال اور جواب پر حیرانگی ہوئی اتنے میں دُوسرے نے بھی یہی سوال کیا۔ جو پہلے نے کیا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد مجھے ابوجہل میدان میں دوڑتا ہوا نظر آیا۔ میں نے دونوں لڑکوں کو کہا جس شخص کے متعلق تم اُبھی ابھی پُوچھ رہے تھے وہ بھاگ رہا ہے۔ یہ سُن کر دونوں لڑکے تلواریں ہاتھوں میں لئے ایک دم اُس کی طرف بھاگے اور اُس پر تلواریں چلانا شرُوع کر دیں یہاں تک کہ اُسے گرا لیا۔

Marfat.com

قرضخواہ سے برتاؤ

قرض کا ادا کرنا عین فرض ہے۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرض دار آدمی کی نماز جنازہ پڑھنے سے انکار فرمایا کرتے تھے اور حضورؐ کا ارشاد ہے۔ کہ "اگر کوئی قرض دار اپنا قرض ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اس کی نیکیاں قرض کے بدلہ میں قرضخواہ کو دی جائیں گی"۔ مگر آج ہمارے مسلمان بھائی قرضوں کی ادائیگی سے بچنے کے لئے طرح طرح کے حیلے بناتے ہیں۔ اور قانون کی آڑ لے کر چھٹکارا چاہتے ہیں ۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کا ایک اونٹ قرض میں دینا تھا۔ ایک دن وہ قرضخواہ آیا اور آپؐ سے تقاضا کرنے لگا۔ وہ شخص کچھ زیادہ گستاخ اور بے باک تھا اس نے حضورؐ کے حق میں کچھ سخت الفاظ استعمال کئے۔ صحابہؓ

Marfat.com

اِس شخص کی بدزبانی اور گستاخی سے برہم ہوئے اور اُسے ڈانٹا۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا" چھوڑ دو۔ قرضخواہ کو آزادی سے گفتگو کرنے کا حق حاصل ہے۔ اُس کے اُونٹ جیسا اِس کو اُونٹ دے دو"۔

صحابہؓ نے عرض کیا" حضورؐ ہمارے پاس اُس کے اُونٹ سے عُمدہ اور بہتر اُونٹ ہے"۔ آپؐ نے فرمایا "یہی اُونٹ اُس کو دے دو۔ کیونکہ تم میں سے وُہ شخص بہت ہی اچھا ہے۔ جو قرض ادا کرنے میں اِس سے اچھا مال دے"۔

Marfat.com

حُسنِ سلُوک

ایک دن حضرت امام ابُو حنیفہ رحمہ اللہ کسی بیمار کی عیادت کو جا رہے تھے۔ راستہ میں انہیں ایک شخص آتا دکھائی دیا جو ان کا مقروض تھا۔ اُس نے دُور سے امام صاحب کو آتے دیکھا اور شرم سے کترا کر دُوسری طرف چلا گیا۔ آپ نے اُسے آواز دی کہ کہاں جاتے ہو۔ تم نے اپنا راستہ کیوں بدل لیا۔ اُس نے عرض کیا۔ کہ آپ کے دس ہزار درہم مجھ پر قرض ہیں۔ جو اب تک باوجود وعدہ کرنے کے مَیں ادا نہیں کر سکا۔ اب شرم سے مَیں آنکھیں برابر نہیں کر سکتا۔

امام صاحب اس کی غیرت سے متعجب ہوئے اور اُس کی غُربت پر رحم آیا۔ اور فرمایا جاؤ مَیں نے اپنا قرض معاف کر دیا۔ جو شخص اتنا غیرت مند ہو۔ مجھے اس کی ذلّت گوارا نہیں۔

Marfat.com

حق گوئی و جرأت

ایک دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ممبر پر کھڑے ہو کر کہا "وہ سنو اگر میں دُنیا کی طرف جُھک جاؤں اور اسلام کے راستہ سے بھٹک جاؤں تو تم لوگ کیا کرو گے؟" ایک شخص وہیں کھڑا ہو گیا اور تلوار میان سے نکال کر بولا "ہم تیرا سر اُڑا دیں گے"۔

آپ نے اس کی آزمائش کرنے کے لیئے اُسے ڈانٹا اور کہا "کیا تُو خلیفہ وقت کی شان میں یہ الفاظ کہتا ہے؟" اُس نے کہا "ہاں ہاں۔ تمہاری شان میں۔ اِس خلیفہ کی شان میں جو اسلام کے راستہ سے برگشتہ ہونا چاہتا ہے" آپ نے فرمایا "الحمد للہ ابھی مسلمانوں میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو دین کی خاطر حاکم وقت کی پرواہ نہیں کرتے۔ اگر میں غلط راستے پر چلوں گا تو مجھے سیدھا کر دیں گے"۔

Marfat.com

ایک اور موقع پر حضرت عمرؓ نے مسلمانوں کے ایک گروہ سے پوچھا اگر میں اسلام سے برگشتہ ہو کر تم پر حکومت کروں تو تم کیا کر سکتے ہو؟ اس مجلس میں ایک بڑھیا بھی موجود تھی۔ جب اس نے امیرالمومنین کے یہ الفاظ سنے تو آگ بگولہ ہو گئی اور غصے سے چمک کر کہا۔ اے عمرؓ اگر ہم تمہیں اللہ اور اللہ کے رسول کے قانون سے بُرا چلتے دیکھیں گے تو تکلے کی طرح تمہارے بل نکال کر تمہیں سیدھا کریں گے"۔ حضرت عمرؓ نے اس غیرت مند اور جوشیلی مومنہ کے ایمان کی داد دی اور مرحبا کہتے ہوئے فرمایا۔ جب تک بوڑھی اور کمزور عورتوں کے ایمان کی یہ حالت ہے ہمیں مسلمانوں کے تنزل کا کوئی فکر نہیں ؛

Marfat.com

آزادئ رائے

حضرت عمرؓ نہایت ہی زبردست خلیفہ تھے۔ عوام تو درکنار بڑے بڑے گورنر اور حاکم بھی آپ کا نام سُن کر کانپ اُٹھتے تھے لیکن جب ایک ادنےٰ آدمی بھی دیکھتا کہ حضرت عمرؓ غلط راستے پر جا رہے ہیں۔ تو انہیں نہایت بے باکی سے ٹوکتا اور اُن پر نکتہ چینی کرتا۔ عراق کی فتح کے بعد اکثر مسلمانوں نے عیسائی عورتوں سے شادیاں کریں۔ جب آپ کو اس واقع کی اطّلاع ہوئی تو آپ نے حضرت حذیفہ بن الیمانؓ کو لکھا۔ کہ مَیں اسے ناپسند کرتا ہوں انہوں نے جواب میں لکھا اور کہا " کیا یہ شرعی حکم ہے یا آپ کی ذاتی رائے ہے؟" آپ نے جواب دیا کہ یہ میری ذاتی رائے ہے۔ حضرت حذیفہؓ نے جواب دیا اگر یہ اسلامی حکم ہوتا تو ہمیں سرتابی کی گنجائش نہ ہوتی۔ لیکن جس امر میں

Marfat.com

ہمیں اسلام اجازت دیتا ہے اس کے متعلق ہم لوگوں پر آپ کی ذاتی رائے کی پابندی ضروری نہیں "
حضرت عمرؓ آپ کے اِس جواب سے ناراض نہیں ہوئے۔ بلکہ اس کی آزادی اور بے باکی کی تعریف کی"

Marfat.com

صابرہ خاتون

جنگ اُحد میں قریش کی عورتوں نے مسلمانوں کی لاشوں سے بھی انتقام لیا۔ اُن کے ناک اور کان کاٹ دیئے اور انہیں بُری طرح سے پامال کیا۔ ہندہ کے بھائی کو حضرت امیر حمزہؓ نے جنگ بدر میں مارا تھا۔ جب حضرت حمزہؓ شہید ہوئے تو ہندہ ان کی لاش پر گئی اور پیٹ کو چاک کر کے کلیجہ نکالا اور اُسے چبا گئی۔ جنگ کے بعد حضرت حمزہؓ کی بہن حضرت صفیہؓ کو اپنے بھائی کی شہادت کی خبر ہوئی تو وہ اپنے بھائی کا آخری دیدار کرنے کے لئے باہر نکلیں۔ جب آنحضرتؐ کو اس کا علم ہوا تو حضورؐ نے حضرت صفیہؓ کے بیٹے زبیرؓ کو بلا کر کہا کہ اپنی والدہ کو حضرت حمزہؓ کی لاش دیکھنے سے روک دو۔ وہ اسے اس حالت

امیر معاویہ کی ماں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی۔

Marfat.com

یں دیکھ کر زیادہ بے تاب ہو جائیں گی۔ حضرت زبیرؓ والدہ کے پاس گئے اور آپ کو حضورؐ کے ارشاد سے مطلع کیا۔ حضرت صفیہؓ نے جواب دیا "میں اپنے بھائی کی لاش کی بے حرمتی کا تمام ماجرا سُن چکی ہوں۔ پھر آپ اپنے بھائی کی لاش پر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون پڑھا اور دُعائے مغفرت کرنے کے بعد خاموشی سے واپس تشریف لے گئیں۔

Marfat.com

قرونِ اولیٰ کے حاکم

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب اسلامی فوجوں کو ایران پر چڑھائی کا حکم دیا اور جنگ قادسیہ[1] شروع ہوئی۔ تو آپ کا یہ معمول تھا کہ آپ ہر روز سورج نکلتے ہی مدینہ منورہ سے باہر نکل جاتے اور جنگ کی خبر کے انتظار میں قاصد کی راہ دیکھتے۔

ایک دن حسب معمول جب آپ باہر تشریف لے گئے۔ تو آپ نے ایک شتر سوار مدینہ کی طرف آتے دیکھا۔ یہ اسلامی فوجوں کے سپہ سالار حضرت سعدؓ کا قاصد تھا۔ اور فتح کی خوشخبری لایا تھا۔ آپ نے راستہ چلتے چلتے اس سے جنگ کے حالات دریافت کئے۔ اس نے آپ کو بتایا کہ خدائے برتر نے مسلمانوں

---

[1] قادسیہ عراق عرب کا مشہور شہر تھا جو مدائن کے قریب واقع تھا اب ویران ہو چکا ہے۔

Marfat.com

کو فتح دی۔ آپ نے اُسے ٹھہرانے کی کوشش نہ کی۔
بلکہ آپ اس کی رکاب کے برابر دوڑتے چلتے تھے اور
مزے مزے اسلامی فتوحات کا حال سُنتے جاتے تھے۔
جب شُتر سوار شہر میں داخل ہُوا تو اس نے دیکھا کہ
لوگ حضرت عمرؓ کو امیرالمؤمنین کے لقب سے پکار رہے
ہیں وہ بہت آبدیدہ ہُوا اور ڈر سے کانپنے لگا۔ اور
کہا اے امیرالمؤمنین آپ مجھے معاف فرماویں کہ میں
نے بےگستاخی کی اور آپ سے ایک معمولی انسان جیسا
سلوک کیا۔ پھر اونٹ سے نیچے اُترنے کے لئے اونٹ
کو کھڑا کر دیا لیکن آپ نے اُسے اُترنے سے روکا
اور فرمایا تم سلسلہ کو نہ توڑو۔ اور اسی طرح چلتے
جاؤ۔ میں بھی تم جیسا انسان ہُوں اور اپنے میں اور
عام انسان میں کوئی فرق نہیں سمجھتا۔ چنانچہ آپ اسی
طرح اس کی رکاب میں گھر تک آئے۔

جب لوگوں کو اطلاع ہوئی کہ قادسیہ فتح ہو گیا تو
چاروں طرف سے مسلمان جوق در جوق امیرالمؤمنین
کی خدمت میں حاضر ہوتے اور مُبارکباد عرض کرتے

Marfat.com

آپ نے مجمع عام میں جب فتح کی خبر سُنائی تو اس کے بعد ایک نہایت پُر اثر تقریر کی جس کے آخری الفاظ یہ تھے :-

"میرے بھائیو! میں بادشاہ نہیں ہُوں کہ تمہیں اپنا غُلام بناؤں میں خود خُدا کا غلام ہُوں اور تمہارے جیسا ایک معمولی انسان ہُوں البتہ میرے سر پر خلافت کا بار رکھا گیا ہے اگر میں تمہاری طرح اِس طرح خدمت کر سکوں کہ تُم امن سے زندگی بسر کر سکو تو یہ میرے لئے عین سعادت ہے اور اگر میری یہ خواہش ہو کہ تُم میرے دروازے پر حاضری دو اور میری خدمت میں کمر بستہ رہو تو میری بدبختی ہوگی۔ میں خُدا سے دُعا کرتا ہُوں کہ مجھے مسلمانوں کا خادم بننے کی توفیق بخشے"۔

Marfat.com

ایک مجرم کا شوقِ جہاد

جنگِ قادسیہ میں عرب، کا مشہور شاعر ابو محجن ثقفی بھی شامل تھا شاعر ہونے کے علاوہ وُہ ایک بہادر سپاہی بھی تھا۔ شراب نوشی کے جُرم میں اُسے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے جو اسلامی فوج کے سپہ سالار تھے قید کر دیا۔ ابو محجن قید خانہ کے دریچہ سے لڑائی کا تماشا دیکھ رہا تھا اور جوشِ شجاعت میں بے قرار ہو رہا تھا۔ جب وہ اپنے جوش کو ضبط نہ کر سکا تو حضرت سعدؓ کی بیوی سلمیٰ سے درخواست کی کہ وُہ اُسے تھوڑے عرصہ کے لئے قید خانہ سے آزاد کر دیں۔ اُس نے کہا کہ میں فرار ہونا نہیں چاہتا۔ ایسے وقت میں جبکہ اسلام کے بہادر سپاہی میدانِ جنگ میں شہید ہو رہے ہیں میں اپنی زندگی کو بے سُود سمجھتا ہُوں۔ مَیں اپنے قصور پر نادم ہُوں مجھے اجازت دیں کہ مَیں اِس گناہ کا

Marfat.com

کفارہ ادا کروں۔ اگر میں زندہ رہا تو خود بخود شام کو قید خانہ میں آکر بیڑیاں پہن لوں گا۔ سلمیٰ نے انکار کر دیا۔

اب اُس نے نہایت حسرت و یاس سے نہایت پُر درد لہجہ میں اشعار پڑھنے شروع کر دئے جن کا مطلب یہ تھا:-

"افسوس عرب کے بہادر نیزہ بازیاں کر رہے ہیں اور میں زنجیروں میں بندھا ہُوا ہُوں جب میں اُٹھنا چاہتا ہُوں تو زنجیریں ہلنے نہیں دیتیں اور جب میں باہر نکلنے کے لئے اجازت مانگتا ہُوں تو دروازے بند کر دئے جاتے ہیں"

اِن شعروں نے سلمیٰ کے دل کو نرم کر دیا اور انہوں نے ابُو محجن کی بیڑیاں کھلوا دیں۔ وہ سعدؓ کے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر نیزہ ہاتھ میں لئے دُشمن کی فوج پر یُوں جھپٹا جس طرح ایک باز چڑیوں کے جُھرمٹ میں جا گھستا ہے۔ اور اِس زور سے حملہ کیا کہ صفوں کی صفیں اُلٹ دیں۔ تمام مُسلمان سپاہی اور

Marfat.com

سردار حیران تھے کہ یہ کون بہادر ہے جس نے آن کی آن میں دشمن کی صفیں اُلٹ دیں۔ شام ہوئی تو ابو محجن نے قید خانہ میں آکر بیڑیاں پہن لیں ؏

جب حضرت سعدؓ میدانِ جنگ سے لوٹے تو وہ بھی اسی بہادر کا ذکر کر رہے تھے اور حیران تھے کہ یہ کون ہے۔ سلمیٰ نے تمام حالات بیان کئے اور حضرت سعدؓ نے فوراً ابو محجن کو رہا کر دیا اور فرمایا خُدا کی قسم وہ شخص جو مسلمانوں پر یوں نثار ہو اور اسلام کی فتح کا اس قدر دلدادہ ہو میں اُسے زیادہ دیر کے لئے قید خانہ میں نہیں رکھ سکتا۔ جب ابو محجن کو یہ پیغام پہنچا تو اُس نے بھی قسم کھائی کہ آج سے کبھی شراب کو ہاتھ نہ لگاؤں گا ؏

Marfat.com

مُسلمان عورتوں کا دینی جذبہ اور جوشِ ایمان

حضرت خنسا عرب کی مشہور شاعرہ تھی جو اپنے چاروں بیٹوں سمیت مسلمان ہو گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں قادسیہ کی جنگ میں اپنے چاروں بیٹوں سمیت شامل ہوئی لڑائی سے ایک دن پہلے اُس نے اپنے بیٹوں کو لڑائی کے لئے تیار کیا اور یُوں نصیحت کی :-

میرے بیٹو! تم اپنی خوشی سے مُسلمان ہُوئے اور تُم نے خوشی سے ہجرت کی۔ اُس ذات کی قسم جس کے سوائے کوئی معبود نہیں۔ جس طرح تُم ایک ماں کے پیٹ سے پیدا ہُوئے ہو اُسی طرح تُم ایک باپ کی اولاد ہو۔ میں نے تمہارے باپ سے کوئی خیانت نہیں کی اور تمہاری شرافت پر کوئی دھبہ نہیں لگایا۔ تمہیں معلوم

Marfat.com

ہے۔ کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے میں کتنا ثواب ہے یہ دُنیا فناہ ہونے والی ہے اور آخرت کی زندگی اس سے بہتر ہے تم سب نے ایک دِن مرنا ہے لیکن سب سے اچھی موت بہادروں کی موت ہے جو میدانِ جنگ میں آئے۔ کل صُبح تم نے میدانِ جنگ میں جانا ہے تم بہادری اور جوانمردی سے میدان میں جاؤ اور اللہ تعالےٰ سے دُشمنوں کے مقابلہ میں مدد مانگتے ہُوئے بڑھو اور جب جنگ کی آگ بھڑکنے لگے تو تُم اُس کے شُعلوں میں مردانہ وار کُود جاؤ اور جوانمردی سے اِسلام کے دُشمنوں کا مقابلہ کرو۔"

جب دُوسرے دِن جنگ شرُوع ہوئی تو چاروں جوانوں میں سے ایک ایک باری باری آگے بڑھا۔ اور جب ایک شہید ہو جاتا تو دُوسرا آگے بڑھتا۔ اور ماں کی نصیحت کے مطابق اِسلام پر قُربان ہونے کے لئے پروانہ وار جنگ کی آگ میں کُود تا اور اپنی ماں کے ہمت بڑھانے والے اشعار پڑھتا جاتا۔ آخر

Marfat.com

چاروں شہید ہو گئے جب شام کو جنگ ختم ہوئی اور حضرت خنسا کو معلوم ہوا کہ اُس کے چاروں بیٹے شہید ہو گئے تو آہ وزاری اور واویلا کرنے کی بجائے اُس نے کہا:۔

"شکر ہے کہ میں نے اپنے خالق و مالک کی یہ امانت ایک اچھے طریقے سے اس کے سپرد کر دی۔ اے میرے آقا۔ اگر ان بیٹوں کے علاوہ میرا کوئی اور بھی لخت جگر ہوتا تو میں اسے بھی تیرے راستہ میں پیش کرنے سے دریغ نہ کرتی اے اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر کہ تو نے اُن کی شہادت سے مجھے شرف بخشا"۔

Marfat.com

امام ابو حنیفہؒ کی بے نیازی

خلفائے راشدین خصوصاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب مدرسے قائم ہوئے تو مدرسوں اور معلموں کے لئے روزینے مقرر کئے گئے اس کے بعد بعض بڑے بڑے مدارس کے ساتھ کچھ جاگیریں مقرر ہو گئیں جو ان مدرسوں کے معلموں کے اخراجات کی کفیل تھیں لیکن شہروں میں علمائے کرام مسجدوں یا اپنے گھروں میں مفت تعلیم دیتے تھے اور طلبا سے کسی قسم کا معاوضہ نہیں لیا جاتا تھا۔ البتہ بعض مقامات پر اسلامی حاکموں کی طرف سے ایسے علما کو نذرانوں کے طور پر کچھ مل جاتا تھا یا خاص وظیفے مقرر ہو گئے تھے۔ لیکن حضرت امام ابو حنیفہؒ وظیفہ خواری کے سخت خلاف تھے۔ اُن کی یہ رائے تھی کہ عالم کو بے لاگ اور بے تعلق ہونا چاہیئے۔ جو عالم کسی امیر یا حاکم کا وظیفہ خوار

Marfat.com

اور دست نگر ہو وُہ اظہارِ حق میں بے باک نہیں ہو سکتا انسان کتنا ہی آزاد مزاج اور صاف گو ہو۔ لیکن احسان وہ چھپا ہُوا جادُو ہے۔ کہ جس کے اثر سے بچنا محال ہے ؞

امام ابو حنیفہؒ تمام عمر کسی کے زیر احسان نہیں ہُوئے وہ لوگوں کو تعلیم دیتے اور شرعی مسئلے بے باکی اور آزادی سے بیان کرتے۔ خود تجارت کرتے تھے اور کسی کے دست نگر نہ تھے۔ اِس وجہ سے اُن کی آزادی کو کوئی چیز دبا نہیں سکتی تھی ؞

ایک دفعہ کُوفہ کے گورنر (ابن ہبیرہ) نے آپ سے درخواست کی کہ کبھی کبھی آپ میرے پاس تشریف لایا کریں۔ آپ نے جواب دیا تُم سے مِل کر کیا کروں گا۔ اگر مہربانی سے پیش آؤ گے تو خوف ہے کہ تمہارے دام میں آ جاؤں اگر عتاب کرو گے تو اس میں میری ذلت ہے تمہارے پاس جو مال ہے مجھے اس کی حاجت نہیں اور میرے پاس جو علم کی دولت ہے اُسے کوئی چھین نہیں سکتا ؞

Marfat.com

دیانت داری کی حد

محمدؒ بن عبدالرحمٰن جو زیادہ تر ابن ابی لیلیٰ کے لقب سے مشہور ہیں کوفہ میں قضا کے عہدہ پر مامور تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے ایک غلط فیصلہ دیا۔ یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ تھا۔ جب امام صاحب کو اس کا علم ہوا تو آپ نے قاضی کے فیصلہ پر نکتہ چینی کی اور کہا کہ یہ اسلامی شریعت کے خلاف ہے۔ قاضی صاحب اس نکتہ چینی پر بہت برہم ہوئے۔ اور انہوں نے امام ابوحنیفہؒ کے خلاف گورنر کوفہ سے شکایت کی۔ گورنر نے حکم دیا کہ امام ابوحنیفہؒ فتویٰ دینا بند کر دیں آپ نے حاکم وقت کی اطاعت کی اور بغیر کسی عذر کے حکم کی تعمیل کا وعدہ کیا۔ ایک دن آپ اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ اتفاقاً آپ کی لڑکی نے روزہ کے متعلق آپ سے ایک مسئلہ دریافت کیا۔

Marfat.com

آپ نے فرمایا "میں اپنے بھائی حماد سے پوچھیں فتویٰ دینے سے منع کر دیا گیا ہوں "اس وقت آپ کے گھر میں اور کوئی شخص موجود نہ تھا۔ لڑکی نے کہا، ابا جان میں آپ سے کوئی فتویٰ نہیں لے رہی۔ محض ارکان اسلام کے متعلق ایک عام مسئلہ دریافت کرنا چاہتی ہوں۔ نیز یہاں کوئی شخص بھی موجود نہیں"۔ آپ نے ارشاد فرمایا" میں جس چیز کے متعلق وعدہ کر چکا ہوں اس کی پابندی گھر کے اندر اور باہر ہر جگہ لازمی ہے۔ اگر اور کوئی شخص یہاں موجود نہیں تو خدا تو ہر جگہ موجود ہے۔ میں اپنے وعدہ کے مطابق کسی مسئلہ کے متعلق کچھ کہنے کو تیار نہیں۔ اس کے چند دن بعد گورنر کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اور اپنا حکم نہایت منت سماجت سے واپس لے لیا۔

Marfat.com

قومی امانت

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک دفعہ کہیں سے غنیمت کا مال آیا۔ جب حضرت حفصہؓ (حضرت عمر کی بیٹی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ) کو اس کا علم ہوا تو آپ حضرت عمرؓ کے پاس تشریف لائیں اور کہا: "امیر المومنین اس مال میں سے مجھے بھی میرا حق عنایت فرمائیے۔ میں ذوالقربیٰ سے ہوں۔" حضرت عمرؓ نے فرمایا: "جانِ پدر تیرا حق میرے مال میں ہے۔ اور یہ غنیمت کا مال قوم کی ملکیت ہے۔ میں اس میں سے تمہیں ایک درم بھی نہیں دے سکتا۔ اگر میں ایسا کروں تو یہ بددیانتی ہوگی۔ کیا تو اپنے باپ کو دھوکہ دینا چاہتی ہے یا اس سے بددیانتی کرانا چاہتی ہے؟ اگر میں اس قومی مال سے تمہیں ایک درم بھی دے دوں تو کل مجھے خدا کے سامنے مجرم کے طور پر جواب دینا ہوگا۔" ام المومنین یہ جواب سن کر خاموشی سے اٹھ کر چلی گئیں۔

Marfat.com

جزیہ اور اسلامی حکومت

آج مسلمانوں پر یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی حکومت کے زمانہ میں دوسری قوموں سے جزیہ وصول کیا اور یہ محکوم قوموں پر ایک قسم کی تعدی اور ظلم بیان کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر یہ جرم تھا تو پھر آج دنیا کی کوئی حکومت بھی اس جرم سے خالی اور مبرا نہیں۔ ہر حکومت انتظامِ سلطنت کے لئے اپنی رعایا پر ٹیکس لگاتی ہے۔ اور اس کے عوض اُن کے مال و جان کی حفاظت کرتی ہے۔ اس طرح سے جزیہ بھی ایک ٹیکس تھا۔ اور خصوصاً ایسے لوگوں سے وصول کیا جاتا جو فوجی ملازمت سے مستثنیٰ قرار دیئے جاتے تھے۔ ایسا ٹیکس کوئی بوجھ نہ تھا مسلمانوں کو ہر جنگ میں لڑنا پڑتا تھا اور ملک کی حفاظت کے لئے اپنی جان پیش کرنی پڑتی تھی اس لئے وہ اس ٹیکس سے مستثنیٰ

Marfat.com

تھے لیکن دوسری غیر مسلم قومیں ہر قسم کی فوجی خدمت
اور بیگار سے مستثنیٰ اور محفوظ تھیں اور اُن کے مال و
دولت کی حفاظت کے لئے اُن سے جو ٹیکس لیا جاتا تھا
اُسے جزیہ کہتے تھے۔ جزیہ کے معنی جزا یا معاوضہ ہے۔
مسلمانوں کا یہ معمول تھا کہ جب کبھی وُہ دیکھتے کہ وُہ
غیر مسلموں کی جان و مال کی حفاظت نہیں کر سکتے تو
وُہ اُن سے جزیہ وصول نہیں کرتے تھے۔ جنگ کا
ایک مشہور واقعہ ہے۔ کہ جب عیسائیوں کو دمشق اور
حمص میں شکست ہوئی تو مسلمانوں نے حمص کے عیسائیوں
کو پناہ دی۔ چند دنوں کے بعد مسلمانوں نے دیکھا۔ کہ
دُشمن ساز و سامان کے ساتھ مقابلہ کے لئے آ رہا ہے۔
چند سرداروں نے حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کو جو
اسلامی فوج کے سپہ سالار تھے۔ رائے دی کہ عورتوں
اور بچوں کو شہر میں رہنے دیں اور خود شہر سے باہر
لشکر آرا ہوں۔ ایک سردار نے کہا یہ رائے درست
نہیں۔ شہر کے باشندے عیسائی ہیں ہمیں خوف ہے
کہ وُہ تعصب سے ہمارے اہل و عیال کو پکڑ کر

Marfat.com

قیصر کے حوالے کر دیں گے یا خود مار ڈالیں گے اس پر ابو عبیدہؓ نے کہا اس کا پھر یہ علاج ہے کہ ہم عیسائیوں کو شہر سے نکال دیں تاکہ ہمارے اہل و عیال محفوظ رہیں سپہ سالار کے الفاظ سن کر ایک سپاہی بول اٹھا اے امیر۔ آپ کی یہ رائے گو مصلحت وقت کے لحاظ سے درست ہو۔ لیکن یہ انصاف کے خلاف ہے۔ ہم عیسائیوں کو پناہ دے چکے ہیں اور شہر میں اطمینان سے رہنے کا وعدہ دے چکے ہیں اس لئے اب انہیں شہر سے نکال دینا بے انصافی اور وعدہ شکنی ہو گی اور ایک مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے عہد سے پھر جائے۔

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی غلطی کو محسوس کیا اور آخر یہ فیصلہ ہوا کہ عیسائیوں کو وہیں رہنے دیں اور خود وہاں سے چلے جائیں۔ اس کے بعد حضرت ابو عبیدہؓ نے افسر خزانہ کو بلا کر حکم دیا کہ عیسائیوں سے جو جزیہ یا خراج لیا گیا تھا۔ وہ انہیں واپس کر دیا جائے کیونکہ وہ رقم اس مقصد کے لئے

Marfat.com

لی گئی تھی کہ ہم ان کی حفاظت کریں گے لیکن چونکہ ہم شہر سے جا رہے ہیں اور اُن کی حفاظت کرنے سے قاصر ہیں۔ اِس لئے ہم اِس خراج کے حق دار نہیں ؛

عیسائیوں پر اِس انصاف کا اِس قدر اثر ہُوا کہ وہ روتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے "خُدا انہیں جلد واپس لائے ہم نے آج تک ایسے مُنصف مزاج حاکم نہیں دیکھے ؛

Marfat.com

گداگری ایک لعنت ہے

ایک دفعہ ایک انصاری حضور نبی کریم صلعم کے پاس آیا اور کچھ بھیک مانگی۔ حضورؐ نے پُوچھا "کیا تمہارے پاس کوئی مال یا جائیداد نہیں؟ اُس نے جواب دیا۔ "صرف ایک بچھونا اور ایک پیالہ ہے۔ آپ نے اُس سے دونوں چیزیں منگوائیں۔ اور صحابہ کو مخاطب ہو کر فرمایا "کیا تُم میں سے کوئی شخص اِن چیزوں کو خریدنا چاہتا ہے؟" ایک صحابی نے کہا۔ "مَیں دو درم کے عوض اِن کو خرید لُوں گا۔" دُوسرے صاحب نے چار درم کہے۔ آخر آپؐ نے دونوں چیزیں اِسی صحابی کو دے دیں اور اُس سے چار درم لے کر اُس انصاری کو دئے اور فرمایا "جاؤ دو درم کا گھر میں کھانا لے جاؤ اور دو درم کی رسّی خریدو اور جنگل سے لکڑیاں لاکر بازار میں بیچو۔ اگر کوئی شخص اپنی آبرو بچانے کے لئے جنگل

Marfat.com

سے اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھّہ اُٹھا کر لاتا ہے۔ تو اُس سے بہتر ہے کہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلائے"۔
اُس انصاری کو حضورؐ کی یہ بات بہت پسند آئی اور اُس نے اُسی دِن سے جنگل سے لکڑیاں لا کر شہر میں بیچنی شرُوع کر دیں۔ پندرہ دن کے بعد جب وُہ دوبارہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ تو اُس کے پاس دس درم جمع ہو گئے تھے۔ جن سے اُس نے کچھُ کپڑا خریدا اور کچھ غلّہ۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا "یہ مزدوُری اچھّی یا قیامت کے دِن چہرہ پر گداگری اور ذلّت کا داغ لگا کر جانا اچھّا"۔

Marfat.com

غلاموں پر شفقت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلاموں پر خاص شفقت فرماتے۔ آپؐ کی ملکیت میں جتنے غلام آئے۔ آپؐ نے سب کو آزاد کر دیا لیکن وہ حضورؐ کے حسنِ اخلاق کے اس قدر گرویدہ ہو جاتے کہ ماں باپ وطن اور قبیلہ کو چھوڑ کر آپؐ کی غلامی میں رہنا پسند کرتے۔ زید بن حارثہ حضورؐ کے غلام تھے آپؐ نے انہیں آزاد کر دیا ان کے باپ اُن کو لینے کے لئے آئے لیکن انہوں نے جانے سے انکار کر دیا اور تمام عمر حضورؐ کی غلامی میں بسر کی۔ حضورؐ فرمایا کرتے کہ یہ غلام تمہارے بھائی ہیں جو خود کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ اور جو خود پہنو وہی ان کو پہناؤ۔ کوئی شخص اپنے غلام کو میرا غلام یا میری لونڈی نہ کہے بلکہ میرا بچہ اور میری بچی کہہ کر پکارو۔

Marfat.com

ایک دفعہ ابو مسعود انصاریؓ اپنے غلام کو مار رہے تھے۔ پیچھے سے آواز آئی "اے ابو مسعود! جس قدر تم کو اس غلام پر اختیار ہے خدا کو اس سے زیادہ تم پر اختیار ہے"۔

جب مڑ کر دیکھا تو حضور نبی کریمؐ تھے۔ وہ بہت آبدیدہ ہوئے اور عرض کی "یا رسول اللہؐ میں نے اسے آزاد کر دیا" آپؐ نے فرمایا "اگر ایسا نہ کرتے تو دوزخ کی آگ تمہیں اپنے اندر لپیٹ لیتی"۔

Marfat.com

ڈسپلن (ضبط) کی بے نظیر مثال

حضرت عمرؓ خود بھی سادہ زندگی بسر کرتے اور اپنے ماتحت حاکموں کو بھی یہی حکم دیتے۔ اُن کے دروازے پر کوئی دربان نہ ہوتا۔ ہر شخص کو اجازت تھی کہ اپنی تکلیف بلا روک ٹوک ہر وقت خلیفہ کے سامنے نہایت آزادی اور بے باکی سے پیش کرے۔ اسی طرح انہوں نے اپنے عاملوں کو بھی حکم دے رکھا تھا کہ وہ ایک عام مسلمان کی سی زندگی بسر کریں۔ اور غریبوں اور مصیبت زدہ لوگوں کو ان کے دربار میں آنے اور فریاد کرنے سے کوئی چیز مانع نہ ہو۔ اور جب کبھی انہیں یہ اطلاع پہنچتی کہ فلاں حاکم اپنے فرائض میں کوتاہی کر رہا ہے اور غربا کو اس کے دربار میں رسائی نہیں تو اُسے فوراً برطرف کر دیتے۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے کوفہ میں ایک محل تعمیر کرایا جس کے آگے ڈیوڑھی تھی اور وہاں دربان مقرر کئے

Marfat.com

گئے۔ جب حضرت عمرؓ کو اس کا علم ہوا کہ اِس طرح سے حاجتمندوں اور فریاد کرنے والوں کو عامل کے سامنے پیش ہونے سے روکا جائیگا تو آپ نے محمد بن مُسلم کو حکم دیا کہ کُوفہ جا کر اِس ڈیوڑھی کو آگ لگا دیں۔ چنانچہ اِس حکم کی پُوری پُوری تعمیل ہوئی اور گورنر کی یہ ڈیوڑھی اُس کی آنکھوں کے سامنے جلا دی گئی مگر اس نے اُف تک نہ کی۔

اسی طرح عیاض بن غنمؓ گورنر مصر کے متعلق حضرت عمرؓ کو شکایت پہنچی کہ وُہ باریک اور زرق برق لباس پہنتے ہیں اور انہوں نے اپنے دروازے پر دربان بٹھا رکھے ہیں۔ آپ نے اس کی تحقیقات کرائی اور جب یہ ثابت ہو گیا کہ یہ باتیں درست ہیں تو آپ نے انہیں مدینہ منوّرہ طلب کیا۔ باریک کپڑے اُتروا دئے اور بالوں کے کپڑے پہنا کر جنگل میں بکریاں چرانے کے لئے بھیج دیا۔

حضرت عیاضؓ کو یہ بہت ناگوار گزرا اور بار بار کہتے تھے "اس سے تو مرجانا بہتر ہے"۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا "تمہیں اِس پیشہ اور لباس سے کیوں عار ہے"۔

Marfat.com

خودداری

حضرت عمر فاروقؓ کے خلافت کے زمانہ میں ادنیٰ اور اعلیٰ کی تمیز اُڑ گئی تھی شاہ و گدا امیر و غریب سب ایک ہی حال اور لباس میں نظر آتے تھے آپ نے خود نمونہ بن کر تمام مسلمانوں کو اسلامی مساوات کا درس دیا اور لوگوں کے دلوں میں یہ باتیں راسخ کر دیں کہ حاکم و محکوم اور امیر و غریب سب برابر ہیں۔

جب کبھی آپ کسی مجلس میں موجود ہوتے تو آپ کے لئے کوئی تخت یا کرسی یا کوئی نمایاں چبوترہ نہ ہوتا بلکہ عام مسلمانوں کی طرح بیٹھے نظر آتے۔ چنانچہ جب قیصر و کسریٰ کے سفیر مدینہ منورہ میں آتے تو انہیں یہ معلوم نہ ہو سکتا کہ خلیفہ یا مسلمانوں کا بادشاہ کون ہے۔ آپ کا لباس ایک معمولی غریب مسلمان کا سا ہوتا جس پر پیوند لگے ہوئے ہوتے۔ اور آپ کے ہمرکاب کوئی غلام یا خادم یا چوب بردار نظر نہ آتا۔

Marfat.com

خلیفہ کے ساتھ بات چیت کرنے میں مسلمانوں کو ہدایت تھی کہ وہ اُسے اپنا ایک بھائی اور عام انسان سمجھ کر نہایت آزادی اور بے باکی سے گفتگو کریں۔ ایک دفعہ دورانِ گفتگو میں ایک شخص نے آپ کی تعظیم کے لئے کہا "میں آپ پر قربان جاؤں" آپ نے اسے روکا اور فرمایا" ایسا مت کہا کرو اس سے تمہارا نفس ذلیل ہو جائیگا اور تمہاری خودداری جاتی رہے گی"

کئی دفعہ آپ کو مدینہ کے قاضی یا جج کے سامنے مدعا علیہ یا گواہ کی حیثیت سے پیش ہونا پڑتا تو آپ اپنی جگہ کسی نائب یا خادم کو نہ بھیجتے بلکہ ایک عام مدعی یا گواہ کی طرح پیش ہوتے "

ایک دفعہ آپ کو زید بن ثابت قاضی مدینہ کے سامنے بطور مدعا علیہ پیش ہونا پڑا۔ جب آپ وہاں پہنچے تو قاضی نے تعظیم کے لئے اپنے قریب جگہ خالی کر دی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا "تم نے اِس مقدمہ میں پہلی بے انصافی کی۔ اگر تم مجھے مدعی کے مقابلہ میں سبقت دو گے تو تم سے انصاف کی کیا توقع ہو سکتی ہے"۔ یہ کہہ کر آپ مدعی کے برابر بیٹھ گئے "

Marfat.com

حاکم کے اعمال کی پڑتال

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بصرہ کے حاکم یا گورنر تھے آپ حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ سے وہاں مقرر تھے۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں کُردوں نے بغاوت کی اور حضرت ابو موسیٰؓ نے اُن کی سرکوبی کے لئے ایک اسلامی لشکر کی تیاری کی۔ آپ نے مسلمانوں کو مسجد میں جمع کیا اور جہاد کا وعظ کیا اور خدا کے راستہ میں دُنیاوی آرام و آسائش کو ترک کر کے پیادہ پا چلنے کے فضائل بیان کئے۔ اِس وعظ کا یہ اثر ہُوا کہ جن مسلمانوں کے پاس گھوڑے بھی تھے انہوں نے بھی یہ ارادہ کر لیا کہ وُہ ثواب دارین حاصل کرنے کے لئے پیدل ہی جنگ میں شریک ہوں گے۔

دُوسرے دن جب تمام مُسلمان ہتھیار بند ہو کر میدان جنگ کی مکمّل تیّاری کر کے کُوچ کرنے کے لئے اپنے جرنیل یعنی حاکم کا انتظار کرنے لگے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ابو موسیٰؓ جو ایک دن

Marfat.com

پہلے مسلمانوں کو پیدل جہاد کرنے کے فضائل بیان کر رہے تھے۔ بڑی شان و شوکت سے ایک ترکی گھوڑے پر سوار نمودار ہوئے ہیں اور آپ کے ساتھ چالیس خچروں پر سامانِ سفر لدا ہوا ہے جب لوگوں نے اپنے جرنیل کی یہ حالت دیکھی تو آگے بڑھ کر اس کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور کہا "تمہارے قول اور فعل میں یہ کیسا اختلاف ہے۔ تم جس چیز کی لوگوں کو ہدایت کرتے ہو اُس پر خود عمل کیوں نہیں کرتے۔ تم نے ہمیں راہ خدا میں پیدل چلنے کی ترغیب دی اور اپنے لئے آرام و آسائش کا اتنا سامان لے رکھا ہے"۔

حضرت ابو موسیٰؓ اس کا کوئی تسلّی بخش جواب نہ دے سکے۔ اسی وقت چند آدمی یہ شکایت لے کر مدینہ منورہ پہنچے۔ حضرت عثمانؓ نے فوراً انہیں برطرف کر کے اُن کی جگہ عبداللہ بن عامر کو مقرر کر دیا اور فرمایا۔ "جس کے قول اور فعل میں اتنا اختلاف ہو وہ حکومت کا اہل نہیں ہو سکتا"۔

Marfat.com

تواضع اور سادگی

حضرت عثمانؓ تمام صحابہ میں زیادہ امیر تھے اور آپ نے بچپن سے نہایت ناز و نعمت میں پرورش پائی تھی لیکن غیر معمولی دولت و ثروت کے باوجود آپ نے کبھی امیرانہ ٹھاٹھ نہیں جمائی اور تجارت سے جو کچھ حاصل ہوتا اُس کا اکثر حصہ غریبوں اور محتاجوں کی حاجت روائی میں صرف فرماتے۔ آپ نے کبھی بھی کوئی زیب و زینت کی چیز استعمال نہیں کی جس سے آپ کا معزز اور دولتمند ہونا ظاہر ہو۔

آپ کی سادگی اور تواضع کی یہ حالت تھی کہ گھر میں بیسیوں غلام اور لونڈیاں موجود ہونے کے باوجود اپنا کام خود ہی کرتے اور کسی معمولی سے معمولی کام کے لئے بھی کسی کو تکلیف نہ دیتے۔ آپ رات کے وقت تہجد کی نماز کے لئے اُٹھتے تو کسی کو جگانے کی تکلیف نہ

Marfat.com

دیتے بلکہ خود ہی وضو کا سامان کرتے۔ خلیفۂ وقت ہونے کے باوجود آپ کی یہ حالت تھی کہ آپ ہر ایک کے ساتھ نرمی سے بات کرتے اور کوئی سختی سے بات کرتا تو درگزر کرتے۔

ایک دفعہ جمعہ کے روز آپ منبر پر وعظ فرما رہے تھے کہ ایک طرف سے آواز آئی "عثمانؓ توبہ کرو اور اپنی بے اعتدالیوں سے باز آؤ" آپ نے اِس شخص سے کوئی مواخذہ نہیں کیا کہ تم نے خلیفہ وقت کی کیوں توہین کی بلکہ آپ فوراً قبلہ رُخ ہو گئے اور ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی "اے اللہ میں توبہ کرتا ہوں اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو مجھے معاف کر"۔

Marfat.com

سچّائی کی فتح

رسُول اکرمؐ کی تعلیم و تبلیغ سے شروع میں جو لوگ مسلمان ہوئے اُنہیں کفّار مکّہ سخت تنگ کرتے تھے۔ رسُولِ اکرمؐ نے اُنہیں خود ہی اجازت فرما دی کہ وہ کسی دُوسری جگہ چلے جائیں۔ اُن دِنوں حبش کا بادشاہ جسے نجاشی کہتے تھے عدل و انصاف کی وجہ سے بُہت مشہور تھا۔ اور حبش کے ساتھ قریش قدیم زمانہ سے تجارت کر رہے تھے چُنانچہ رسُولِ پاکؐ کی اجازت سے چند مسلمان حبشہ چلے گئے اور وہاں امن وامان کی زندگی بسر کرنے لگے۔

جب قریش کو معلوم ہُوا کہ یہ نو مُسلم حبشہ میں نہایت آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں تو اُنہوں نے بہت سے تحفے دے کر ایک وفد نجاشی کے پاس بھیجا۔ اِس وفد نے پادریوں کو بھی رشوت دی اور

Marfat.com

اُن سے بادشاہ کے پاس سفارش کا وعدہ لیا۔ جب یہ وفد بادشاہ کے دربار میں پہنچا تو پہلے اُن لوگوں نے بادشاہ کو سجدہ کیا پھر تحفے تحائف پیش کئے اور کہا کہ ہمارے شہر مکّہ کے چند نادانوں نے ایک نیا مذہب ایجاد کیا ہے جو ہمارے اور آپ کے مذہب کے خلاف ہے ہم نے اُنہیں اپنے شہر سے نکال دیا ہے اور اب وُہ آپ کے مُلک میں آ گئے ہیں وُہ ہمارے مُجرم ہیں وُہ ہمارے حوالے کر دیئے جائیں۔ بادشاہ نے مُسلمانوں کو بُلا بھیجا اور ان سے پُوچھا کہ تُم نے کونسا نیا مذہب ایجاد کیا ہے جو بُت پرستی اور عیسائیت کے خلاف ہے۔ مسلمانوں نے اپنی طرف سے حضرت جعفرؓ برادر حضرت علیؓ المرتضیٰ کو مقرر کیا کہ وہ بادشاہ کے سوالوں کا جواب دے۔"

حضرت جعفرؓ نے آگے بڑھ کر بادشاہ کو سلام کہا اور اُس کے سوالوں کا جواب دینا شروع کیا۔ ایک پادری نے آپ پر یہ اعتراض کیا کہ حضرت جعفرؓ نے بادشاہ کو آداب شاہی کے مطابق سجدہ نہیں کیا۔

Marfat.com

آپ نے جواب دیا کہ ہمارے نبی نے ہم کو اللہ کے سوائے کسی کو سجدہ کرنے کی اجازت نہیں دی اس کے بعد آپ نے فرمایا:۔

اے بادشاہ ہم لوگ جہالت میں پڑے ہوئے تھے۔ نہ خدا کو جانتے تھے اور نہ اُس کے رسُولوں سے آشنا تھے۔۔ ہم پتھروں کو پُوجتے تھے۔مُردار کھاتے تھے۔ بدکاریاں کرتے تھے۔ ہم سے زبردست کمزوروں پر ظُلم کرتا تھا۔ خُدا نے ہمارے مُلک میں اپنا ایک رسُول پیدا کیا جس کی خاندانی شرافت۔ پرہیزگاری اور امانت داری کو ہم خُوب جانتے ہیں اُس نے ہمیں پتھروں کی پُوجا کرنے سے منع فرمایا اور ایک خُدا کی عبادت کرنے کا حُکم دیا۔اُس نے ہمیں جھُوٹ بولنے۔ غریبوں پر ظلم کرنے۔ یتیموں کا مال کھانے۔ اور کسی پر تہمت لگانے سے روکا۔ اُس نے ہمیں اچھے اخلاق سکھلائے اور زناکاری۔ بدکاری۔ اور قتل وغارت سے بچایا۔ہم نے اُس کی تعلیم پر

Marfat.com

عمل کیا اور اسلام میں داخل ہوگئے۔ اس سے یہ لوگ ہمارے دُشمن ہوگئے اور ہم نے اِن سے تنگ آکر اپنے مُلک کو چھوڑا اور یہاں آکر آباد ہوگئے۔

بادشاہ نے کہا جو کتاب تمہارے نبی پر اُتری ہے اُس کی چند آئتیں سُناؤ۔ حضرت جعفرؓ نے سُورۂ مریم کی چند آئتیں تلاوت کیں جنہیں سُن کر بادشاہ رو پڑا اور اُس نے کہا خُدا کی قسم یہ کلام اور وُہ کلام جو حضرت عیسٰیؑ پر اُترا تھا ایک ہی چراغ کے نُور ہیں پھر اُس نے قریش کو کہا کہ تم واپس چلے جاؤ میں اِن مظلوموں کو واپس نہیں دُوں گا۔

دُوسرے دِن وفد کا ایک آدمی پھر بادشاہ کے دربار میں پہنچا اور اُس نے کہا۔ حضور یہ آپ کے پیغمبر حضرت عیسٰیؑ کو بُرا جانتے ہیں اور اُسے خدا کا بیٹا نہیں مانتے حضرت جعفرؓ کو معلوم تھا کہ عیسائیوں کا عقیدہ کیا ہے لیکن انہوں نے بلا خوف جواب دیا "ہمارے پیغمبر نے ہمیں بتایا ہے کہ عیسیٰؑ خُدا کا

Marfat.com

بندہ اور پیغمبر اور کلمۃ اللہ ہے جس کو خدا نے
کنواری اور پاک مریم کی طرف ڈالا۔
نجاشی نے زمین سے ایک تنکا اُٹھایا اور کہا
"واللہ جو کچھ تم نے کہا حضرت عیسٰیؑ اس تنکے
کے برابر بھی اس سے زیادہ نہیں۔
قریشی اس سے اَور بھی مایوس ہوئے اور ناکام لوٹے

Marfat.com

قصور کا اعتراف

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عمرؓ اپنے کام میں مصروف تھے کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ اے امیرالمومنین! فلاں شخص نے مجھ پر زیادتی کی ہے۔ میرے ساتھ چل کر اُس سے بدلہ لے دو۔ آپ اُس پر ناراض ہوئے اور اُسے ایک دُرّہ مار کر کہا "جب میں اِس کام کے لئے بیٹھتا ہوں تو تم لوگ اُس وقت نہیں آتے۔ اور جب میں دُوسرے کاموں میں مصروف ہو جاتا ہوں تو تم آکر تنگ کرتے ہو"۔

جب وُہ شخص چلا گیا تو آپ کو اپنے اِس فعل پر افسوس ہُوا اور اپنا خادم بھیج کر اس شخص کو بُلایا اور اُس سے سخت کلامی کی معافی چاہی۔ وہی دُرّہ اُسے دے کر کہا "میں نے ناحق تمہیں دُرّہ مارا ہے لو اپنا بدلہ لے لو"۔ اُس شخص نے جواب دیا مجھے بھی افسوس ہے

Marfat.com

کہ میں نے بے وقت آپ کو تکلیف دی۔ میں اِس دُرّے کا بدلہ لینا نہیں چاہتا۔ میں نے آپ کو معاف کر دیا۔ حضرت عمرؓ پھر گھر تشریف لے گئے۔ دو رکعت نماز پڑھی اور خُدا سے اِستغفار کی اور اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہا:۔

اے عمرؓ۔ تُو گھٹیا آدمی تھا خُدا نے تجھے سر بلند کیا۔ تُو گمراہ تھا۔ تجھے ہدایت کی۔ تُو ذلیل تھا تجھے عزّت دی۔ پھر لوگوں پر بادشاہ بنایا۔ اب ایک شخص آ کر کہتا ہے کہ مجھے ظلم کا بدلہ دلوا دو اور تُو اُس کو دُرّے مارتا ہے۔ کل خدا کو اِس کا کیا جواب دے گا۔

اِس طرح بڑی دیر تک اپنے آپ کو ملامت کرتے رہے اور رو رو کر خُدا سے معافی مانگتے رہے "اے اللہ تُو میری اِس زیادتی کو معاف کر اور مجھے غریبوں اور مظلوموں کی امداد کی توفیق دے"۔

Marfat.com

حضرتِ علی المرتضیٰؓ کی جوانمردی اور جاں نثاری

جنگِ اُحد کے شروع شروع میں مسلمانوں کو کفار پر فتح ہوئی مگر بعد میں وُہ فتح شکست میں بدل گئی۔ اِس کی وجہ یہ ہوئی کہ حضور سرورِ کائنات نے صحابہ کی ایک جماعت کو ایک خاص جگہ پر مقرر فرمایا اور اُنہیں حکم دیا کہ وُہ اپنی جگہ سے نہ ہلیں کیونکہ اُس طرف سے دُشمن کے حملہ کا اندیشہ تھا لیکن جب مسلمانوں کو فتح ہوئی تو کافروں کو بھاگتا دیکھ کر وہ جماعت مالِ غنیمت حاصل کرنے کے لئے میدان کی طرف بڑھی۔ اُنہوں نے یہ سمجھا کہ حضورؐ کا حکم صرف لڑائی کے وقت کے لئے تھا۔ جب کافروں نے وُہ جگہ خالی دیکھی تو اُس طرف سے حملہ کر دیا اور مسلمان دونوں طرف سے کافروں کے نرغہ میں آ گئے اور بہت سے صحابہ اِس جنگ میں شہید ہو گئے۔ کفار

Marfat.com

نے مشہور کر دیا کہ حضور نبی اکرمؐ شہید ہو گئے اِس سے صحابہ اور بھی پریشان ہوئے اور بعض نے راہِ فرار اختیار کی۔

جب رسولِ اکرمؐ حضرت علیؓ کی نظر سے اوجھل ہو گئے تو وہ ہاتھ میں تلوار لئے حضورؐ کی تلاش میں دیوانہ وار دوڑے۔ پہلے اُنہوں نے حضورؐ کو زندوں میں ڈھونڈا پھر شہیدوں میں تلاش کیا۔ لیکن جب دونوں جگہ مُلاقات نہ ہو سکی تو پھر کفار کے لشکر میں گُھس گئے اور وہاں جا کر دیکھا کہ کفّار کی ایک جماعت حضورؐ پر حملہ کرنے کی نیّت سے بڑھ رہی ہے حضرت علیؓ تنہا اُن کی طرف لپکے اور کفّار اور رسُول اکرمؐ کے درمیان ڈھال بن کر کھڑے ہو گئے۔ کفّار حضرت علیؓ پر چاروں طرف سے ٹوٹ پڑے لیکن آپ نے مردانہ وار ان کا مقابلہ کیا اور اپنی جان کی پروا نہ کرتے ہوئے حملہ آوروں کو حضورؐ کی طرف بڑھنے سے روکا اور ایسی بہادری سے اُن کا مقابلہ کیا کہ اُن کے مُنہ پھیر دئے اور بعضوں کو قتل کر کے باقی گروہ کو بھگا دیا۔

Marfat.com

اس کے بعد ایک اور جماعت حضورؐ پر حملہ آور ہوئی لیکن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تنہا پھر اس جماعت کا مقابلہ کیا اور حضورؐ کو اُن کے نرغہ سے نکال کر محفوظ مقام تک پہنچا دیا۔

اس لڑائی میں حضرت علیؓ کو بہت زخم آئے لیکن حضرت علیؓ کو اپنے زخموں کی پروا نہ تھی۔ اُنہیں رسُولِ اکرم سے سچی محبت اور عشق تھا ان کی خواہش تھی کہ خواہ علیؓ کی جان جائے لیکن حضورؐ کا بال بیکا نہ ہو۔

Marfat.com

اسلام کے لئے ایک نوجوان کا ایثار

حضرت مصعبؓ ایک مالدار مکّی تاجر کے بیٹے تھے اُن کے باپ عمیر نے اُنہیں بہت ناز و نعمت سے پالا اور اُنہیں دو دو سو درم کا جوڑا پہناتے تھے۔ غرض اُن کی پرورش شہزادوں کی طرح ہوئی۔ ابھی نوعمر ہی تھے کہ گھر والوں سے چھُپ کر مُسلمان ہو گئے۔ جب اُن کے گھر والوں کو پتہ چلا تو اُنہیں قید کر دیا۔ کچھ عرصہ تک اُنہوں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں جب موقعہ ملا چھُپ کر بھاگ گئے اور حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔

جب حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے مدینہ منوّرہ ہجرت فرمائی تو یہ بھی مدینہ منوّرہ تشریف لے آئے اور اپنی زندگی اسلام کے لئے وقف کر دی مدینہ طیّبہ میں یہ ہر وقت تعلیم و تبلیغ میں مصروف

Marfat.com

رہتے۔ لوگوں کو قرآن مجید پڑھاتے اور دین کی باتیں سکھاتے اور مقرئی (پڑھانے والا) کے نام سے مشہور ہوگئے اُنہیں اپنی پچھلی امیرانہ زندگی کا کبھی خیال پیدا نہ ہُوا۔

حضور نبی کریمؐ جب حضرت مصعبؓ کو اس فقر و فاقہ کی حالت میں دیکھتے اور ان کی سابقہ امیرانہ ٹھاٹھ کا خیال فرماتے تو حضورؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے۔

ایک دفعہ دربار نبوّت میں حضرت مصعبؓ اس طرح حاضر ہوئے کہ جسم ڈھانپنے کے لئے صرف ایک کھال کا ٹکڑا تھا جس پر جا بجا پیوند لگے ہوئے تھے حضورؐ نے انہیں دیکھ کر فرمایا "اب تمام دُنیا اور اہل دُنیا کی حالت بدل جانی چاہئیے۔ یہ وُہ نوجوان ہے جس سے زیادہ ناز پرورد مکہ میں کوئی نہ تھا لیکن اب اسلام کی محبّت نے اُسے تمام چیزوں سے بے نیاز کر دیا ہے"

یہ میدانِ جنگ میں سب سے آگے ہوتے اور نہایت استقلال کے ساتھ بہادری کے جوہر دکھلاتے جنگ اُحد میں مہاجرین کا جھنڈا اُن کے ہاتھ میں تھا اور جب

Marfat.com

مسلمان پریشانی کی حالت میں پیچھے ہٹ رہے تھے تو یہ اسلامی جھنڈے کو تھامے ہوئے ستون کی طرح اپنی جگہ پر جمے ہوئے تھے دُشمنوں میں سے ایک کافر آگے بڑھا اور اسلامی جھنڈے کو سرنگوں کرنے کے لئے حضرت مصعبؓ پر تلوار کا وار کیا جس سے آپ کا ایک ہاتھ کٹ گیا لیکن آپ نے جھنڈا دُوسرے ہاتھ میں پکڑ لیا اور اُف تک نہ کی دُشمن نے ایک اور ضرب سے دُوسرا ہاتھ بھی کاٹ دیا۔ اُنہوں نے دونوں بازوؤں کو جوڑ کر جھنڈے کو سینے سے چمٹا لیا تاکہ وہ زمین پر نہ گر جائے۔ پھر ایک اور ظالم نے آپ کو ایک تیر مارا جس سے یہ شہید ہو گئے۔ لیکن اپنی زندگی میں اسلامی جھنڈے کو سرنگوں نہ ہونے دیا۔

Marfat.com

حضرت صفیہؓ کی بہادری

حضرت صفیہؓ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی اور امیر حمزہؓ کی بہن تھیں۔ آپ جنگ اُحد میں موجود تھیں۔ جب آپ نے دیکھا کہ بعض مسلمان میدان سے بھاگنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو آپ نے برچھا ہاتھ میں لیا اور جو سپاہی واپس لوٹنے کی کوشش کرتا اُس کے مُنہ پر برچھا مار کر اُسے واپس لوٹا دیتیں۔

جنگ خندق میں حضورؐ نے تمام عورتوں کو ایک قلعہ میں بند کر دیا اور خود صحابہ کے ہمراہ دُشمن کے مقابلہ کے لئے نکلے۔ جب یہود نے دیکھا کہ قلعہ میں صرف عورتیں باقی رہ گئی ہیں تو اُن پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور ایک یہودی حالات معلوم کرنے کے لئے قلعہ کے اُوپر چڑھ گیا۔ اس وقت قلعہ میں عورتوں کے علاوہ صرف حضرت حسّانؓ تھے جو کمزوری کی وجہ

Marfat.com

سے وہیں ٹھہرے ہوئے تھے۔ حضرت صفیہؓ نے
حضرت حسانؓ کو کہا کہ اِس یہودی کو گرفتار کرو لیکن
ضُعف کی وجہ سے وہ اِس قابل نہ تھے۔ پھر حضرت
صفیہؓ نے خیمے کی ایک چوب لے کر یہودی پر حملہ کر دیا
اور ایسا زبردست وار کیا کہ یہودی وہیں ڈھیر ہو گیا۔
پھر اس کا سَر تَن سے کاٹ کر قلعہ کے باہر پھینک دیا۔
جب دُوسرے یہودیوں نے اپنے ساتھی کا کٹا ہُوا سَر
دیکھا تو اُنہوں نے خیال کیا کہ قلعہ میں صرف عورتیں
ہی نہیں بلکہ اُن کی حفاظت کے لئے مرد بھی موجود
ہیں۔ اس وقت حضرت صفیہؓ کی عُمر ساٹھ سال کے
قریب تھی اور اِس بُڑھاپے میں اُنہوں نے جو بہادری
دکھائی وُہ مسلمان عورتوں کے لئے ایک نمونہ ہے۔

Marfat.com

تمنّائے شہادت

حضرت عبداللہ بن حجش نے ابتدا میں اسلام قبول کیا۔ اور جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ جنگ اُحد میں شریک ہونے پر انہیں شہادت کا اس قدر شوق تھا۔ کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں۔ کہ جنگ اُحد کے ایک روز پہلے میں نے اور حضرت عبداللہ نے اکٹھی دُعا مانگی۔ میری دُعا کے الفاظ یہ تھے۔ یا اللہ کل جو دُشمن میرے مقابلہ میں آئے۔ مجھے اس پر غالب کرنا تاکہ میں اُسے قتل کر دُوں۔ اور حضرت عبداللہ کی دُعا کے الفاظ یہ تھے :-

"اے خدا کل میدان جنگ میں میرا ایسے شخص کے ساتھ مقابلہ ہو۔ جو نہایت طاقتور، بہادر اور غضب ناک دُشمن ہو۔ میں تیرے راستہ میں اس کے ساتھ جنگ کروں۔ یہاں تک کہ وُہ

Marfat.com

مجھے قتل کر دے۔ پھر وہ میرے ناک اور کان اور دُوسرے اعضاء کاٹ دے۔ اور جب مَیں قیامت کے دِن تیرے سامنے پیش ہُوں۔ اور مجھُ سے پُوچھا جائے۔ کہ اے عبداللہ تیرے کان اور ناک کیوں کاٹے گئے۔ تو مَیں عرض کرُوں یا رب العالمین تیرے لئے اور تیرے رسُول کے لئے"۔

انہیں شہادت کی اِس قدر زبردست تمنّا تھی۔ کہ وُہ قسم کھا کر کہتے تھے۔ کہ اے اللہ۔ مَیں تیری قسم کھا کر کہتا ہُوں۔ کہ مَیں خُدا اور رسُول کے دُشمنوں سے لڑوں گا۔ اور وُہ مجھے قتل کر کے میرے کان ناک اور دُوسرے اعضاء کو کاٹ دیں گے۔ چُنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ اور جنگ اُحد میں آپ شہید ہوئے اور کافروں نے آپ کے اعضاء کاٹ دیئے۔

Marfat.com

پابندیٔ سُنّت

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی زندگی رسُول پاک کی زندگی کا عکس اور پُورا پُورا نمونہ تھی۔ کہتے ہیں۔ کہ اُنہیں پابندیٔ سُنّت کا اِس قدر خیال تھا۔ کہ نہ صرف عبادتوں اور مذہبی معاملات میں بلکہ آنحضرتؐ کی اتفاقی عادات کی بھی پیروی کرتے ۔

جب آپ حج کے لئے روانہ ہوتے۔ تو جس جس جگہ حضورؐ نے نمازیں پڑھیں وہاں نمازیں پڑھتے۔ جہاں حضورؐ منزل فرمایا کرتے تھے وہاں یہ بھی اُترتے۔ اور جس جس راستہ سے حضورؐ گُزر فرمایا کرتے اُسی راستہ سے گُزرتے۔ یہاں تک کہ اگر کسی جگہ حضورؐ نے طہارت کی ہوتی۔ تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ وہاں پُہنچ کر بلا ضرورت محض سُنّت کی ادائیگی کے لئے طہارت فرماتے ۔

آنحضرت صلعم ایک درخت کے نیچے اُترا کرتے

Marfat.com

تھے۔ ابن عمرؓ بھی اس کے نیچے اُترے اور اُسے ہمیشہ پانی دیتے تھے۔ تاکہ وہ خشک نہ ہو جائے اور ہمیشہ سرسبز رہے۔ تاکہ آپ سنّت نبوی کا لطف اُٹھاتے رہیں۔

ایک مرتبہ حضرت جابرؓ نے لوگوں سے کہا جو آنحضرتؐ کے بعد ایسے اصحاب کو دیکھنا چاہے جن میں آنحضرتؐ کے بعد کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ تو وہ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کو دیکھے پھر آپ نے فرمایا" ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہ تھا۔ جسے دُنیا کے مال و دولت نے اپنی طرف مائل نہ کر لیا ہو۔ لیکن حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا دامن کبھی دُنیاوی آلائشوں سے آلودہ نہیں ہوا"

ایک مرتبہ آپ نے پانی مانگا۔ آپ کو شیشے کے گلاس میں پانی پیش کیا گیا۔ آپ نے یہ کہہ کر پانی پینے سے انکار کر دیا۔ کہ حضور سرورِ کائنات نے ایسے گلاس میں پانی نہیں پیا۔

صدقہ اور خیرات کی یہ حالت تھی کہ ایک ایک نشست میں بیس بیس ہزار درم تقسیم کر دیتے۔ کھانا

Marfat.com

کھانے کے وقت اگر کوئی محتاج آجاتا۔ تو تمام کھانا اُسے دے دیتے۔ اور خود بغیر کھانے کے دسترخوان سے اُٹھ بیٹھتے ؛

ایک مرتبہ سوار ہو کر کہیں جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک اعرابی ملا۔ آپ نے اُسے سلام کیا اور سواری کا جانور اور اپنا عمامہ اُتار کر اُسے دے دیا۔ ابن دینار آپ کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے عرض کی یہ لوگ تو معمولی چیزوں سے خوش ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے اتنی فیاضی کی ضرورت نہ تھی۔ آپ نے فرمایا اِس شخص کا باپ میرے باپ کا دوست تھا۔ اور مَیں نے حضورؐ سے سُنا ہے کہ سب سے بڑی نیکی اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا ہے ؛

Marfat.com

حق گوئی و بے باکی

حجاج ابن یوسف نہایت ہی جابر اور ظالم حاکم تھا کسی کی مجال نہ تھی کہ اس کے سامنے دم مار سکے لیکن حضرت عبداللہ بن عمرؓ نہایت بے باکی کے ساتھ اُس کے مُنہ پر سچی بات کہتے اور نہایت سختی سے اُس پر نکتہ چینی کرتے۔

ایک مرتبہ حجاج مسجد میں جُمعہ کا خُطبہ دے رہا تھا جسے اس نے بہت لمبا کر دیا یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو گیا۔ کسی کو مجال نہ تھی کہ حاکم وقت کو روکے۔ لیکن ابن عمرؓ نے اسے آواز دی کہ نماز کا وقت جا رہا ہے۔ تقریر کو ختم کرو۔ جب اس نے توجّہ نہ کی تو پھر دوبارہ کہا۔ اور جب اُس نے دُوسری دفعہ بھی توجّہ نہ کی تو آپ نے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا "اِس شخص کو نماز کی ضرورت نہیں اگر میں اُٹھ جاؤں تو کیا تم بھی

Marfat.com

اُٹھ جاؤ گے۔" لوگوں نے کہا ہاں۔ پھر آپ اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور لوگوں کو بھی اُٹھنے کے لئے کہا۔ تب حجاج منبر سے نیچے اُترآیا۔ اور نماز پڑھی۔ نماز کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پُوچھا کہ تم نے ایسی گستاخی کیوں کی آپ نے فرمایا۔ ہم نماز پڑھنے مسجد میں آتے ہیں۔ اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تمہیں چاہیئے کہ فوراً نماز ادا کرو۔ اور اگر کچھ اور تقریر کرنا چاہو تو نماز کے بعد جو چاہو بک لیا کرو۔"

ایک اور مرتبہ آپ نے حجاج کے مُنہ پر کہا "یہ خُدا کا دُشمن ہے اُس نے خدا کے حرم کی بے حُرمتی کی بیت اللہ کو تباہ کیا اور اولیا اللہ کو قتل کیا۔"

Marfat.com

قیدیوں سے اچھا سلوک کرنے کا حکم

حضرت ابوایوب انصاریؓ وہ بزرگ ہیں۔ جن کے مکان پر حضور سرورِ کائنات نے مدینہ منورہ ہجرت فرمانے پر سب سے پہلے قیام فرمایا۔ آپ خاندان نجار میں سے تھے۔ اور عقبہ کی گھاٹی میں جاکر حضورؐ کے دست مبارک پر اسلام کی بیعت کی تھی۔ حضورؐ کے ہجرت فرمانے پر ناقۂ رسولؐ ابوایوب کے مکان پر جاکر ٹھہر گئی۔ اور حکم ربی کے مطابق حضورؐ نے ابوایوب کے مکان کو قیام کے لئے پسند فرمایا۔

حضرت ابوایوب نے جس عقیدت مندی کے ساتھ حضورؐ کی میزبانی کی اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ آپ حضورؐ کے مخلص شیدائی تھے اور تمام جنگوں میں حضورؐ کے ہم رکاب رہے۔ اور نبی کریمؐ کی مجالست کا یہ اثر تھا۔ کہ ان کی زندگی صداقت۔ پاکیزگی اور نیکی کا ایک

Marfat.com

نمونہ بن گئی۔ آپ حق گوئی میں کسی حاکم کی بھی پروا نہ کرتے تھے ؎

جنگ روم میں آپ شریک تھے۔ فتح روم کے بعد ایک مسلمان افسر بہت سے قیدیوں کی نگرانی کر رہا تھا جو ایک جہاز پر سوار کئے گئے تھے۔ حضرت ابوایوب کا اُدھر سے گزر ہوُا تو آپ نے دیکھا کہ ایک عورت زار زار رو رہی ہے۔ آپ نے اس کا سبب پوُچھا۔ تو معلوم ہوُا۔ کہ اِس عورت کا بچّہ اس سے چھین کر الگ کر دیا گیا ہے۔ حضرت ابُوایوب نے بچے کو تلاش کیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر عورت کے سپرد کر دیا۔ افسر کو یہ بات ناگوار گزُری اور امیر سے اس کی شکایت کی کہ ابُوایوب نے ضابطہ کی خلاف ورزی کی ہے۔ آپ سے جواب طلب کیا گیا۔ کہ ایسا کیوں کیا۔ آپ جوش سے بولے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اِس طریقہ ستم سے منع فرمایا ہے۔ اِس لئے ابوایُوب ایسے ظلُم کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا۔ رسُول خدا کے حکُم کے مقابلہ میں کسی ضابطہ اور دستوُر کو قابل احترام نہیں

Marfat.com

سمجھتا جب امیر نے آپ کا یہ جواب سُنا تو اُس کی آنکھوں
میں آنسو بھر آئے اور ابو ایوب کا شکریہ ادا کیا اور
آپ سے معذرت چاہی ۔ اور تمام افسروں کو حکم دیا
کہ قیدیوں پر سختی نہ کی جائے ۔ اور کسی کے ساتھ خلافِ
اِنسانیت سلوک نہ کیا جائے ۔

Marfat.com

عدل و انصاف کی بے نظیر مثال

حضرت عمرؓ کے متعلق مشہور ہے کہ وُہ بہت سخت گیر تھے۔ لیکن اِس سخت گیری کے باوجود جس چیز نے اُن کی حکومت کو مقبولِ عام بنا دیا۔ وُہ ان کا عدل و انصاف تھا۔ وُہ اتنے مُنصف مزاج اور عادل تھے کہ کِسی جُرم کی سزا دینے میں کسی کی عظمت اور بڑائی کا لحاظ نہ رکھتے۔ اپنی اولاد اور عزیز و اقارب کے ساتھ سلوک کرنے میں بھی وہ عدل و انصاف کو ہاتھ سے نہ چھوڑتے۔ چنانچہ ان کے بیٹے ابُو شحمہ کا قصّہ مشہور ہے کہ آپ نے خُود اپنے ہاتھ سے انہیں کوڑے مارے جس کی وجہ سے وہ ہلاک ہو گئے ؛

حضرت عمروؓ بن العاصؓ جو مصر کے گورنر تھے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن مَیں اپنے گھر میں بیٹھا تھا۔ کہ مجھے اطلاع دی گئی۔ کہ عبدالرحمٰن بن عُمرؓ اور ابو سروعہؓ

Marfat.com

اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ میں نے انہیں اندر بلا لیا۔ جب وہ دونوں اندر آئے۔ تو بہت افسردہ نظر آئے۔ انہوں نے مجھے کہا۔ ہم نے کل شام کو نبیذ پی۔ ہمارا خیال تھا کہ اس میں نشہ نہیں۔ لیکن پینے کے بعد ہمیں نشہ آ گیا۔ ہم پر خدا کی حد جاری کیجئے۔ میں نے انہیں ٹالنا چاہا۔ مگر عبدالرحمٰن نے کہا اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو میں اپنے باپ کو اس کی اطلاع دے دُونگا۔ حضرت عمروؓ بن العاصؓ فرماتے ہیں۔ کہ جب میں نے حضرت عمرؓ کا نام سُنا تو امیرالمومنین سے خوف پیدا ہُوا۔ اس لئے میں انہیں اپنے گھر کے صحن میں لایا۔ اور اُن کو حد ماری۔ لیکن حضرت عمرؓ کو اس کے متعلق کوئی اطلاع نہ دی۔

چند دن کے بعد مجھے امیرالمومنین کی طرف سے ایک خط ملا۔ جس میں انہوں نے مجھے تحریر فرمایا کہ مجھے تمہاری جُرأت اور بدعہدی سے تعجب ہُوا ہے۔ اور میں تم کو معزُول کر کے چھوڑ دُوں گا۔ تم نے عبدالرحمٰن کو اپنے گھر میں حد ماری ہے۔ اور میرا بیٹا سمجھ کر اس سے

Marfat.com

رعایت کی اور امتیازی سلوک کیا ہے۔ حالانکہ تمہیں معلوم ہے۔ کہ میں کسی شخص کے ساتھ رعایت نہیں کرتا۔ جب تم کو میرا خط ملے تو اُسے فوراً میرے پاس بھیجو۔ تاکہ وہ اس گناہ کی سزا کا مزا چکھے۔

حضرت عمرو بن العاصؓ نے اس حکم کی تعمیل کی اور ابو شحمہ کو دربارِ خلافت میں بھیج دیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا۔ کہ میں نے انہیں اپنے گھر کے صحن میں حد ماری اور میں ہر مسلمان اور ذمی کو اپنے گھر کے صحن ہی میں حد مارتا ہوں۔ جب ابو شحمہ پیش ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا "عبدالرحمٰن تم نے یہ جرم کیا ہے"۔ انہوں نے تمام واقعہ بیان کر دیا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے ان کے متعلق سفارشی گفتگو کی اور کہا "امیرالمومنین ان پر حد جاری ہو چکی ہے"۔ لیکن آپ نے اس کی طرف توجہ نہ کی اور انہیں دوبارہ حد ماری جس کی وجہ سے وہ بیمار ہو گئے اور پھر انتقال کر گئے۔

ایک اور روایت[1] میں ہے کہ جب انہیں اسی کوڑے

[1] یہ روایت ضعیف ہے۔

Marfat.com

لگ چکے - تو وہ بیہوش ہو گئے اور نوّے کوڑے لگنے پر اُن کی زبان بند ہو گئی - صحابہ نے کہا کہ باقی کوڑوں کو کسی دُوسرے وقت کے لئے مُلتوی کر دو - لیکن آپ نے فرمایا کہ جس طرح گناہ دُوسرے وقت پر ٹالا نہیں جا سکتا اسی طرح اس کی سزا بھی ٹالی نہیں جا سکتی ۔

جب اِس واقعہ کی خبر عبدالرحمٰن کی ماں کو پُہنچی تو اُس نے کہلا بھیجا کہ ہر کوڑے کے بدلے پیادہ پا ایک حج کروں گی اور اتنے درہم خیرات کروں گی - لیکن آپ نے فرمایا - حج اور صدقہ سزا کے قائم مقام نہیں ہو سکتے - چُنانچہ آپ نے پُوری حد ماری - اور آخری کوڑے پر لڑکا زمین پر گر پڑا - اب حضرت عمرؓ نے اسے گود میں اُٹھا لیا - اور روتے ہوئے کہا - بیٹا تُو میرا لختِ جگر تھا - خُدا نے تمہیں گُناہوں سے پاک کر دیا - جب تُو رسُولِ مقبُول کی خدمت میں حاضر ہو تو میرا سلام عرض کرنے کے بعد میرا پیغام دینا - کہ عمرؓ آپ کے حُکموں کی پُوری اطاعت کر رہا ہے ۔

Marfat.com

عورت کے لئے سب سے بڑی نیکی

ایک صحابیہ اسما بنت یزید انصاری حضور پیغمبر خدا کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کی۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا۔ اور ہم عورتیں بھی اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لے آئیں۔ لیکن ہم مکانوں میں بند رہتی ہیں۔ مرد جماعت کی نمازوں میں شریک ہوتے ہیں۔ اور ثواب کے کاموں میں ہم سے سبقت لے جاتے ہیں۔ ہم گھروں میں بیٹھ کر صرف اُن کی اولاد کی پرورش کرتی ہیں۔ لیکن اُن کے برابر ثواب حاصل نہیں کر سکتیں۔

حضورؐ اسما کی گفتگو سُن کر اپنے صحابہ کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا یہ کیا تم نے دین کے بارے میں

Marfat.com

اِس عورت سے بہتر کوئی سوال کرنے والی سُنی ؟ سب نے
جواب دیا۔ حضورؐ ہمیں ایسا خیال نہ تھا۔ کہ کوئی
عورت بھی ایسا سوال کر سکتی ہے''۔

پھر آپؐ اِس عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد
فرمایا۔ غور سے سُن اور سمجھ۔ کہ عورت کا اپنے خاوند
کے ساتھ اچّھا برتاؤ کرنا اور اس کی خوشنودی ڈھونڈنا
اور اس کی اطاعت کرنا ان سب چیزوں کے ثواب
کے برابر ہے''۔

ایک اور مرتبہ حضور نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ
اگر مَیں اللہ کے سوائے کسی اَور کو سجدہ کا حکم کرتا۔
تو عورتوں کو حکم کرتا۔ کہ وہ اپنے خاوندوں کو
سجدہ کریں۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ اُس ذات کی
قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔
عورت اُس وقت تک اپنے ربّ کا حق ادا
نہیں کر سکتی۔ جب تک اپنے خاوند کا حق ادا
نہ کرے۔

Marfat.com

زُہد و قناعت

سردارِ دو عالم اور تاجدارِ مدینہ کے جُود و سخا کی یہ حالت تھی کہ اکثر اوقات مسجد کا تمام صحن مال و دولت سے بھر جاتا اور آپؐ اُس وقت تک اپنی جگہ سے نہ اُٹھتے جب تک کہ سارا مال تقسیم نہ کر دیتے۔ اور اپنے لئے ایک درم بھی نہ رکھتے عتبہ بن حارث فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی اور جلدی سے پڑھائی۔ پھر آپؐ تیزی کے ساتھ گھر تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد باہر تشریف لائے اور فرمایا۔ مجھے یاد آ گیا کہ میرے پاس تھوڑا سا سونا باقی رہ گیا تھا اور مجھے خدشہ پیدا ہوا کہ کہیں وہ پڑا نہ رہ جائے اس لئے میں نے اُسے جلدی سے تقسیم کر دیا۔

حضورؐ کے گھر کی یہ حالت تھی کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ کے گھر والوں نے گیہوں کی روٹی متواتر

Marfat.com

تین دن تک پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے عروہ سے کہا "اے میرے بھانجے ہم پر دو دو تین تین مہینے گزر جاتے تھے لیکن آنحضرتؐ کے گھر میں آگ نہیں جلتی تھی۔ عروہ نے کہا "خالہ جان! پھر آپ کی گزر اوقات کس طرح ہوتی تھی؟" حضرت عائشہؓ نے فرمایا "ہم کھجور اور پانی پر گزارہ کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے ہمسایہ انصاری حضورؐ کو بکریوں کا دودھ بھیج دیا کرتے تھے۔

جب آپؐ مرض الموت میں مبتلا تھے تو آپؐ کو معلوم ہوا کہ گھر میں سات اشرفیاں رکھی ہیں۔ آپ نے گھر والوں کو حکم دیا کہ انہیں خیرات کر دیں پھر حضورؐ نے وہ سات اشرفیاں منگوائیں اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا "محمد اپنے پروردگار کو کیا جواب دے گا جبکہ وہ خدا کے سامنے جائے گا اور یہ اشرفیاں اس کے ساتھ ہوں گی یہ کہہ کر آپؐ نے اُنہیں غریبوں اور مسکینوں میں بانٹ دیا۔

Marfat.com

صحبت کا اثر

یہ قاعدہ ہے کہ نیک آدمی کی صحبت اور مجالست سے انسان نیک اور بدکردار کی صحبت سے بد ہو جاتا ہے اور جتنا ہی ایک شخص زیادہ نیک اور پاکیزہ اخلاق ہوگا اُتنا ہی اُس کے پاس بیٹھنے والوں پر اس کا اثر زیادہ ہوگا حضور نبی کریمؐ کے پاس عرب اور عجم کے مختلف حصوں سے بے شمار لوگ تشریف لاتے۔ اُن میں ایسے بھی ہوتے جن کی تمام زندگی فسق و فجور میں گزری ہوتی۔ لیکن وہ چند دن کی صحبت سے اخلاق حمیدہ کے بہترین رنگ میں رنگے جاتے۔ آپؐ کے گھر والوں پر حضورؐ کے قناعت و غنا کا یہ اثر ہوا کہ مادی دنیا اور اس کا مال و دولت اُن کی نظروں میں بالکل حقیر اور بے چیز تھا۔ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں درموں کی دو بوریاں پیش کی گئیں جن میں ایک لاکھ سے زیادہ درم تھے۔ حضرت عائشہؓ نے اُنہیں تقسیم کرنا شروع کر دیا اور شام تک سب

Marfat.com

ختم کر دیئے اور ایک درم بھی باقی نہ رہا۔ خود روزہ دار تھیں جب افطاری کا وقت آیا تو ایک روٹی اور کچھ زیتون کے تیل کے سوائے گھر میں کچھ نہ تھا۔

ایک دن حضورؐ حضرت فاطمہؓ کے پاس تشریف لائے اور دیکھا کہ حضرت فاطمہؓ کے ہاتھ میں سونے کا کنگن ہے اور آپ ایک عورت سے ذکر کر رہی تھیں کہ ابوالحسن (علیؓ) نے مجھے یہ کنگن ہدیہ دیا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا۔ "اے فاطمہؓ! کیا تجھے پسند ہے کہ لوگ کہیں کہ اللہ کے رسولؐ کی بیٹی کے ہاتھ میں آگ کا کڑا ہے"۔ آپؐ یہ فرما کر تشریف لے گئے لیکن خاتونِ جنتؓ پر اس کا یہ اثر ہوا کہ آپ نے اُسی وقت اُس سونے کے کڑے کو فروخت کر دیا اور اُس کی قیمت سے ایک غلام آزاد کرا دیا۔

Marfat.com

ایفائے عہد

آج دنیا میں بہت تھوڑے لوگ ہیں جو وعدوں کی پابندی کرتے ہوں اور وعدہ خلافی کو عیب سمجھتے ہوں۔ جس طرح ہم بات بات میں جھوٹ بولتے ہیں اسی طرح چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے عہد کو بھی توڑتے رہتے ہیں۔ اور اسے ایک معمولی بات سمجھتے ہیں حالانکہ وعدہ کی پابندی ہمارے معاشرتی اور سیاسی نظام کے لئے نہایت ضروری چیز ہے اور جو شخص وعدے کا پابند نہ ہو وہ مکمل انسان ہی نہیں۔ اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَا دِینَ لِمَن لَا عَھدَ لَہٗ (جو شخص وعدے کا پابند نہ ہو اس کا کوئی مذہب یا دین ہی نہیں) اور قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّ العَھدَ کَانَ مَسئُولًا (قیامت کے دن تم سے وعدہ کے متعلق باز پرس کی جائے گی)

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن ابی الحمساؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے کہ میں نے کسی خرید و فروخت کے متعلق حضور نبی کریمؐ سے معاملہ کیا اور حضورؐ سے وعدہ کیا کہ میں کل فلاں وقت فلاں مقام پر پہنچ جاؤں گا۔ آپ وعدہ کے مطابق مقررّہ وقت پر اُس مقررّہ جگہ پر پہنچ گئے۔ لیکن میں اپنا وعدہ بھُول گیا۔ تین روز کے بعد مجھے اپنا وعدہ یاد آیا۔ اور جب میں اس مقام پر پہنچا تو حضورؐ وہاں موجُود تھے۔ مجھے دیکھ کر آپؐ نے فرمایا" تم نے مجھے بہت تکلیف دی۔ میں تین دن سے اِسی جگہ تمہارا اِنتظار کر رہا ہوُں"۔

حضورؐ کی تعلیم کا یہ اثر تھا کہ صحابہ کرامؓ بھی جب کبھی کام کا وعدہ کرتے تو ہر قیمت پر اُسے پُورا کرنے کی کوشش کرتے وعدہ تو بڑی چیز ہے صحابہ کرام اگر کسی کام کا ارادہ بھی کر لیتے تو اُسے پایۂ تکمیل تک پہنچاتے۔

ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے حضرت

Marfat.com

انسؓ سے کہا "میں فلاں دن سفر کرنے والا ہوں!
میرے سفر کا انتظام کر دو۔ روانگی کے وقت سامان
کی تیاری میں کچھ کمی تھی حضرت انسؓ نے انہیں
ایک دن ٹھہرنے کے لئے کہا لیکن حضرت ابو موسیٰ
نے فرمایا" میں گھر کے لوگوں سے کہہ چکا ہوں کہ فلاں
تاریخ کو سفر کرنے والا ہوں اب میں اگر ان سے
جھوٹ بولوں تو وہ مجھ سے جھوٹ بولیں گے۔ اگر
ان سے خیانت کروں تو وہ مجھ سے خیانت کریں گے
اور اگر وعدہ خلافی کروں تو وہ مجھ سے وعدہ خلافی
کریں گے۔ چنانچہ آپ مقررہ دن اور مقررہ وقت پر
روانہ ہو گئے اور اس بات کی پروا نہ کی کہ سامان
مکمل ہوا ہے یا نہیں۔

Marfat.com

مہمان نوازی

عرب مہمان نوازی کے لئے مشہور ہیں۔ لیکن اِسلام نے سونے پر سہاگے کا کام کیا۔ اکثر صحابہ کی یہ عادت تھی کہ وہ کِسی مہمان کے بغیر کھانا نہ کھاتے اور جس دن کوئی مہمان یا محتاج اُن کے ساتھ کھانے میں شریک نہ ہوتا اُنہیں چین نہ آتا۔ اگرچہ شرُوع میں لوگ غریب اور نادار تھے۔ لیکن اُن کی سیر چشمی اور فیّاضی کا یہ عالم تھا کہ خود بھُوکے رہتے لیکن مہمان۔ غریب اور محتاج کے سوال کو ردّ نہ کرتے۔

ایک دِن کا ذکر ہے کہ ایک فاقہ زدہ مُسافر حضور نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ اتّفاق سے اس دِن حضورؐ کے گھر میں کوئی چیز کھانے کو نہ تھی حضورؐ نے صحابہ سے مخاطب ہو کر پُوچھا "آج رات کون شخص اِس مہمان کی ضیافت کا حق ادا کرے گا؟"

Marfat.com

حضرت ابو طلحہؓ فوراً بول اُٹھے "یا رسول اللہ مجھے اجازت بخشیں کہ میں اسے اپنے گھر لے جاؤں" حضورؐ نے خوشی سے اُسے اجازت دی۔ آپ گھر تشریف لے گئے اور بیوی سے پُوچھا کھانے کو کچھ ہے؟ اُس نے جواب دیا صرف بچّوں کے لئے کچھ تھوڑا سا کھانا ہے آپ نے کہا بچّوں کو کسی طرح بہلا کر سُلا دو اور جب میں مہمان کو لے کر آؤں تو جتنا بھی کھانا موجود ہے ہمارے آگے رکھ دینا اور چراغ بجھا دینا تاکہ مہمان کو یہ معلوم ہو کہ ہم بھی ساتھ کھانا کھا رہے ہیں بیوی نے ایسا ہی کیا اور حضرت ابو طلحہؓ مہمان کے ساتھ بیٹھ کر صرف ہاتھ ہلاتے رہے اور مہمان نے سیر ہو کر کھانا کھا لیا"

جب صبح حضرت ابو طلحہؓ حضور نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضورؐ نے ارشاد فرمایا "ابو طلحہؓ آج رات تمہارے حُسنِ سلوک سے اللہ تعالیٰ تم پر بہت راضی ہوا کہ تم نے مہمان کو اپنے پر ترجیح دی"

یہ مسلمانوں کی غربت کا زمانہ تھا لیکن اسلامی

Marfat.com

فتوحات نے جب ان لوگوں کو مالا مال کر دیا تو پھر اُن کی فیاضی کا کچھ شمار ہی نہ تھا ایک مرتبہ ایک شخص دس ہزار درہم کے لئے دُعا کر رہا تھا حضرت حسن ابن علیؓ اُدھر سے گزرے آپ نے سُنا اور گھر جا کر پورے دس ہزار درہم اُسے بھیج دئے ۔

Marfat.com

خلیفہ عمر ابن عبدالعزیز کا عدل

حضرت عمر ابن عبدالعزیز خاندان امیہ کے تمام حکمرانوں میں سے بہترین حکمران اور تمام اخلاقی خوبیوں کے عامل تھے۔ وہ خلفائے راشدین کے نقش قدم پر چلے اور حضرت ابوذر غفاریؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کا پورا پورا نمونہ تھے۔ سلیمان اموی کی وفات کے بعد جب آپ تخت نشین ہوئے تو چونکہ اُن کا انتخاب جمہوری طریقہ سے نہیں ہوا تھا۔ اس لئے غور و فکر کے بعد وہ سلطنت سے دستبرداری پر آمادہ ہو گئے۔ اور لوگوں کو جمع کر کے اُن کو کہا "لوگو! مجھے تمہاری رائے کے بغیر خلیفہ بنا دیا گیا ہے اس لئے میری بیعت کا جو طوق تمہاری گردن پر ہے میں اُسے اتارنا چاہتا ہوں۔ تم جسے چاہو خلیفہ مقرر کر لو"

آپ کی تقریر سُن کر سب نے اتفاق رائے سے

Marfat.com

کہ ہم آپ کو خلیفہ مانتے ہیں اور سب آپ کی خلافت پر راضی ہیں۔ جب آپ نے دیکھا کہ کسی شخص کو میری خلافت سے اختلاف نہیں تو اس وقت اِس بوجھ کو اُٹھا لیا اور مسلمانوں کے سامنے یوں تقریر کی:۔

اما بعد۔ ہمارے نبی کے بعد دُوسرا نبی آنے والا نہیں۔ اور خدا نے اس پر جو کتاب نازل کی ہے اس کے بعد دُوسری کتاب آنے والی نہیں۔ خدا نے جو چیز حلال کر دی وہ قیامت تک حلال ہے اور جو حرام کر دی وُہ قیامت تک حرام ہے۔ مَیں اِس کتاب کی موجُودگی میں کوئی نیا قانون نہیں بناؤں گا صرف احکام الٰہی کو نافذ کروں گا۔ کسی کو حق نہیں کہ خدا کی نافرمانی میں اس کی اطاعت کی جائے۔ مَیں تُم سے بڑھیا آدمی نہیں ہُوں بلکہ تمہاری طرح ایک معمولی انسان ہُوں البتہ مجھ پر تُم سے زیادہ بوجھ ڈالا گیا ہے۔

حضرت عمرؓ ابن عبدالعزیز نے سب سے پہلا کام یہ

Marfat.com

کیا کہ خاندان امیہ کے خلیفوں اور حاکموں نے غریبوں کی جن ملکیتوں کو اپنی جاگیریں بنا لیا تھا۔ وہ سب اُن کے اصلی حق داروں کو واپس کر دیں۔ اور سب سے پہلے اپنے پاس جو موروثی جاگیریں تھیں اُن کو واپس کیا۔

اُن کے خاندان نے اِس بات کی سخت مخالفت کی لیکن آپ نے عام مسلمانوں کو بلا کر کہا۔ ان لوگوں (خلفائے بنی امیہ) نے ہم لوگوں کو ایسی جاگیریں دیں جن کے دینے کا اُن کو کوئی حق نہ تھا۔ اور نہ ہمیں ان کے لینے کا کوئی حق ہے۔ اِس لئے میں ان سب کو اُن کے اصلی حق داروں کو واپس کرتا ہوں اور اپنی ذات اور اپنے خاندان سے شروع کرتا ہوں۔

اس کے بعد آپ نے تمام حاکموں کو حکم بھیج دیا کہ تمام سلطنت میں غصب شدہ مال اور جاگیروں کو واپس کر دیں۔ کہتے ہیں کہ عراق میں اس کثرت سے مال واپس کیا گیا کہ وہاں کا خزانہ خالی ہو گیا۔

آپ کی بیوی فاطمہ کو اس کے باپ عبدالملک نے

Marfat.com

ایک بیش قیمتی ہیرا دیا تھا آپ نے اُسے حکم دیا کہ یا اسے مسلمانوں کے بیت المال میں داخل کر دو یا مجھے چھوڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ فرمانبردار بیوی نے فوراً وہ ہیرا بیت المال میں داخل کر دیا۔

Marfat.com

پرہیزگاری کا نمونہ

حضرت محمد بن سیرین عراق کے باشندے تھے اور ٹھٹھیرے کا کام کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں مجمیوں کے ساتھ گرفتار ہوئے۔ بعد میں حضرت انس بن مالکؓ نے انہیں آزاد کر دیا۔ ان کی ماں صفیہ حضرت ابوبکرؓ کی لونڈی تھیں۔ یہ وہ صفیہ ہیں جن کے نکاح میں تین امہات المومنین اور اٹھارہ بدری صحابہ نے حصہ لیا۔

ابن سیرین نے حضرت انس بن مالکؓ کے دامن تربیت حاصل کی اور حضرت ابوہریرہؓ اور حسن بصریؒ کی صحبت سے استفادہ کیا۔

آپ علم و عمل کا پیکر تھے اور زہد و اتقا کے مجسمہ تھے۔ انہیں قضا کا عہدہ پیش کیا گیا لیکن آپ نے انکار کر دیا۔ لوگ کہتے تھے "ابن سیرین دن کو بندا

Marfat.com

ہے لیکن ساری رات خوف الٰہی سے رونے میں گزارتا ہے"۔

اُن کے پاس جرجرایا کے پرگنہ میں ایک قطعہ زمین تھا جہاں انگوروں کی کافی مقدار تھی۔ اُن کے مزارعان نے اُن سے انگور کا فشردہ یعنی رس نکالنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا فشردہ سے شراب پیدا کی جا سکتی ہے اِس لیئے مَیں حرام چیز کی پیدا وار میں معاون نہیں ہو سکتا۔ بہتر ہے کہ تم انگور کو خشک کر کے اس کا منقہ بنا لو۔ انہوں نے کہا اِس انگور کا منقّہ نہیں بن سکتا۔ آپ نے جواب دیا اچھا پھر اس انگور کو سستے دام بیچ دو۔ انہوں نے کہا اتنی نکاسی نہیں ہو سکتی۔

چند دن کے بعد وہ پھر آئے اور بتایا کہ انگور کی کافی مقدار باقی ہے۔ اس کا کیا کیا جائے۔ سوائے فشردہ بنانے کے کوئی چارہ نہیں۔ لیکن آپ نے افشردہ بنانے کے مقابلہ میں اُس کے ضائع کر دینے کو ترجیح دی اور تمام انگور دریا میں پھینک دیئے گئے۔

Marfat.com

گویا کہ ایک بہت بڑے نفع کی خاطر اُنھوں نے اپنے اتقا کو نہ چھوڑا ۔

وہ تجارت بھی کرتے تھے ۔ ایک مرتبہ انہوں نے بہت سا غلّہ خریدا ۔ بھاؤ چڑھ جانے سے انہیں اس میں اسّی ہزار کا نفع ہوا ۔ لیکن اُن کے دل میں شک پڑ گیا کہ اِس میں سُود کا شائبہ ہے ۔ اِس لئے تمام کا تمام نفع چھوڑ دیا حالانکہ اِس میں سُود کا مطلق شبہ نہ تھا ۔

تجارت کے سلسلہ میں اُن کے پاس کھوٹے سکّے آتے تھے لیکن وہ اِن کھوٹے سکّوں کو آگے نہ چلاتے ۔ چنانچہ اُن کی وفات کے بعد اُن کے ہاں سے اِسی قسم کے پانچ سو سکّے نکلے ۔

Marfat.com

ارشاداتِ نبویؐ

اخلاقِ حسنہ کی فضیلت

حضور رسُول مقبُول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"تم میں سے میرے نزدیک محبُوب اور قیامت کے دِن مجھ سے قریب تر وہ شخص ہے جو بہترین اخلاق و صفات سے آراستہ ہے۔ اور میرے نزدیک بُرا اور قیامت کے دِن مجھ سے دُور وُہ شخص ہے جو تکبّر اور سرکشی کرتا ہے۔ اور تکلّف اور تصنّع کی باتیں کرتا ہے اور مُنہ بنا بنا کر ناز و ادا سے گفتگو کرتا ہے "

چار زرّیں نصیحتیں

حضور نبی کریمؐ کی تلوار پر یہ کلمات لکھے ہوئے تھے۔ جو ظُلم کرے تو اُسے معاف کر۔ جو تجھ سے رشتہ توڑے تو اُسے جوڑ۔ جو

جو تجھ سے بدی کرے تو اُس سے نیکی کر۔ ہمیشہ سچی بات کہو خواہ تمہارے اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

نیک سلوک

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضور سرورِ دو عالمؐ نے ارشاد فرمایا "تو جہاں کہیں ہو خدا سے خوف کر۔ بدی کے بدلے نیکی اور احسان کر۔ کیونکہ نیکی بُرائی کو مٹا دیتی ہے لوگوں سے نیک سلوک کر اور حُسنِ اخلاق سے پیش آ۔

مُسلمان کی نشانی

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے خدا تعالےٰ نے منع فرمایا ہے۔ (بخاری)

مومن کی علامت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے (بخاری)

(۲) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا "قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اُسے اُس کے ماں باپ اور اُس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری)

منافق کی نشانیاں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ حضورؐ نے فرمایا "منافق کی تین علامتیں ہیں۔ جب بات کرے جھوٹ بولے۔ جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ خیانت کرے " (بخاری)

فسق اور کفر

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہ حضورؐ نے فرمایا "مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر "

بیعت کی شرطیں

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی فرماتے ہیں کہ جب میں حضورؐ نبی کریمؐ کی خدمت میں بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا تو میں نے اسلام پر بیعت کی تو حضورؐ نے ہر مسلمان سے

Marfat.com

ساتھ خیر خواہی کی بھی شرط لگائی (یعنی نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے علاوہ مسلمان ہونے کے لئے مسلمانوں کا خیر خواہ ہونا بھی مسلمان ہونے کے لئے شرط تھی) لہذا میں نے آپ سے اسی شرط پر بیعت کی۔ (بخاری)

بری چیزیں

رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا۔ انسان کے اندر یہ چیزیں نہایت بری ہیں۔ بخیلی جو ہلاک کرے۔ بزدلی جو مصیبت میں ڈالے۔ تم ظلم کرنے سے بچتے رہو کیونکہ ظلم قیامت کے دن ظلمتوں سے ہوگا۔

ہاتھ سے کما کر کھانا

حضرت مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ کسی شخص نے کوئی کھانا اس سے بہتر نہیں کھایا کہ اپنے ہاتھ سے کمائے ہوئے کو کھائے (یعنی ہاتھ سے خود کما کر کھانا سب سے بہتر ہے) اور اللہ کے نبی داؤدؑ اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے۔

مسلمان سے بھلائی کرنا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریمؐ نے

Marfat.com

فرمایا ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے ۔ نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اُسے ہلاکت میں ڈالے اور جو اپنے بھائی کی حاجت روائی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرے گا ۔ اور جو کسی مسلمان بھائی سے کوئی مصیبت دُور کریگا خدا تعالیٰ قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت اس سے دُور کرے گا الخ (بخاری)

بھائی کی مدد

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسُول اللہؐ نے فرمایا ۔ اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ۔ لوگوں نے کہا یا رسُولؐ مسلمان اگر مظلوم ہو تو اس کی مدد کریں گے لیکن اگر ظالم ہو تو اس کی مدد کیسے کریں ۔ فرمایا اس کے ہاتھ پکڑ لو ۔ یعنی اُسے ظُلم نہ کرنے دو ۔ (بخاری)

مُعافی

حضرت ابُو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب سرورِ کائناتؐ نے فرمایا کہ جس نے کسی مسلمان کی ظلماً آبرو ریزی کی یا کوئی اور ظُلم کیا ہو وہ اُس سے آج معافی مانگ لے ۔ اس سے پہلے کہ وہ دن آئے کہ اس کے پاس نہ درہم ہو گا نہ دینار ۔ اگر اس کے

Marfat.com

کچھ نیک عمل ہوں گے تو وہ اِس ظلم کے عوض اُس سے لے لئے جائیں گے۔ اور اگر اس کے پاس کوئی نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کے گناہ اس زیادتی کرنے والے پر لاد دئے جائیں گے۔ (بخاری)

جھگڑالو بُرا ہے

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک تمام لوگوں میں سے بُرا اور قابل نفرت جھگڑالو آدمی ہے۔

جہاد

(۱) زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جس نے خدا کے راستہ میں لڑنے والے کو سامان دیا۔ اس نے گویا خود جہاد کیا۔ الخ

(۲) ربیع بن معوذؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلعم کے ہمراہ جہاد کرتی تھیں۔ قوم کو پانی پلاتی تھیں۔ ان کی خدمت کرتی تھیں اور زخمیوں اور مقتولوں کو مدینہ واپس لاتی تھیں۔

مجاہدین کو نصیحت

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے اسلامی

Marfat.com

لشکر کو مخاطب کر کے فرمایا "اللہ کے نام سے اُس پر بھروسہ کر کے دین اسلام کی حمایت کے لئے روانہ ہو جاؤ۔ کسی بڈھے۔ کسی بچے۔ اور کسی عورت کو ہرگز قتل نہ کرنا۔ غنیمت میں چوری نہ کرنا۔ اتفاق کے ساتھ پہلے غنیمت جمع کر لینا۔ بعد میں صحیح طریقہ سے سب کے حقوق کا خیال رکھ کر آپس میں تقسیم کر لینا۔ ہر معاملہ کو ضبط و تحمل سے سلجھانا۔ آپس میں صلح و صفائی سے رہنا۔ اِس لئے کہ اللہ تعالے نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے"۔ (ابو داؤد)

عورت کو قتل نہ کرو

حضرت رباحؓ بن ربیع فرماتے ہیں۔ ایک لڑائی میں میں حضور نبی کریمؐ کے ہمراہ تھا۔ حضورؐ نے چند سپاہیوں کو ایک مقام پر جمع دیکھ کر پوچھا کہ کیا بات ہے جواب ملا کہ ایک عورت قتل ہو گئی۔ آپؐ نے اِس دستہ کے سردار حضرت خالدؓ بن ولید کو حکم بھیجا کہ "آئندہ کسی عورت اور کسی مزدور کو ہرگز قتل نہ کیا جائے"۔

(۲) حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ روایت کرتے

Marfat.com

ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا۔ جب تم دشمن سے جنگ کرو تو صبر کرو اور یقین جانو کہ جنت تلواروں کی چھاؤں کے نیچے ہے ۔

والدین کی خدمت

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریمؐ کے پاس حاضر ہو کر جہاد کی اجازت مانگنے لگا۔ آپؐ نے پوچھا۔ کیا تیرے والدین زندہ ہیں۔ اُس نے کہا۔ ہاں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اُن کی اطاعت میں کوشش کر۔ (بخاری)

تین نیکیاں

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا۔ قیدی چھڑواؤ بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی بیمار پرسی کرو (بخاری)

مسکینوں کی امداد کرنا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیوہ اور مسکین کے لئے کوشش اور امداد کرنے والا خدا کے راستہ میں جہاد کرنے والے۔ رات کو عبادت کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے

Marfat.com

کے مانند ہے ۔

بوڑھوں پر عنایت

فتح مکّہ کے بعد جب حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنے بوڑھے اور نابینا باپ ابو قحافہؓ کو بیعت کے لئے رسُول کریمؐ کی خدمت میں لائے تو آنحضرتؐ نے فرمایا تم نے بوڑھے کو کیوں تکلیف دی۔ میں خود اُن کے پاس چلا جاتا ۔

بچّوں پر شفقت

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم بچّوں کے قریب سے گزرتے تو اُن کو خود السلام علیکم کہا کرتے۔ اُن کے سر پر محبّت سے ہاتھ پھیرتے اور انہیں گود میں اُٹھا لیتے ۔

آداب و تواضع

حضور نبی کریمؐ کبھی کسی مجلس میں پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھتے۔ جب کوئی شخص آپ کو ملتا تو پہلے اُسے سلام کہتے۔ مصافحہ کے لئے پہلے خود ہاتھ بڑھاتے۔ کسی کی بات کو قطع نہ کرتے۔ اکثر متبسّم رہتے۔ اگر کوئی شخص کسی ضرورت کے لئے آتا تو تمام کام چھوڑ کر اس کی ضرورت پوری کرتے ۔

(۲) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب حضورؐ کو کوئی

Marfat.com

گھر کا آدمی یا صحابی بُلاتا تو آپ اُس کے جواب میں لَبّیک (حاضر) ہی فرمایا کرتے +

دُشمنوں پر رحم

(۱) مکہ میں ایک دفعہ سخت قحط پڑا۔ لوگوں نے مُردار اور ہڈیاں بھی کھانی شروع کر دیں۔ ابوسُفیان بن حرب جو اُن دنوں اسلام اور رسُول کریمؐ کا سخت دُشمن تھا آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہُوا اور کہا" آپ لوگوں کو قرابت داروں سے نیک سلُوک کی تعلیم دیا کرتے ہیں۔ دیکھئے آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے۔ خُدا سے بارش کے لئے دُعا کیجئے۔ نبی کریمؐ نے دُعا فرمائی اور اِس قدر بارش ہوئی کہ قحط جاتا رہا +

(۲) جنگ اُحد میں کافروں نے نبی کریمؐ کے دانت توڑے اور آپؐ کو زخمی کیا۔ صحابہ نے عرض کیا۔ ان کے حق میں بددُعا فرمائیے۔ حضورؐ نے فرمایا میں لعنت کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا۔ اس کے بعد یہ دُعا فرمائی اے اللہ۔ میری اِس قوم کو ہدایت دے یہ سمجھ نہیں رکھتے "

Marfat.com

ہمسایہ سے نیک سلوک

جو شخص خدا پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ اپنے ہمسایہ کو ایذا نہ دے۔ اور جو شخص خدا پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کی عزت کرے ٭ (حدیث نبوی)

اخلاق رذیلہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ خبردار۔ بدگمانی کو اپنی عادت نہ بناؤ۔ بدگمانی میں تو جھوٹ ہی جھوٹ ہوتا ہے۔ بے بنیاد باتوں پر کان نہ لگاؤ۔ اوروں کے عیب تلاش نہ کرو۔ آپس میں بُغض نہ رکھو۔ کسی سے رُوگردانی نہ کرو۔ اے اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو جیسا کہ تم سب اللہ کے بندے ہو ٭

حیوانات سے ہمدردی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ ایک شخص سفر کر رہا تھا اُسے پیاس لگی۔ اس نے ایک کنواں دیکھا جس میں اُتر کر اُس نے پانی پیا۔ جب باہر نکلا تو اُس نے ایک کُتّے کو دیکھا جو پیاس کے مارے زبان

باہر نکالے ہانپ رہا تھا۔ اس نے کہا کتے کو بھی ایسے ہی پیاس لگی ہے جیسے مجھے لگی تھی۔ وہ پھر کنویں میں اُترا اور اپنا موزہ پانی سے بھر کر باہر لایا اور کتے کو پانی پلایا۔ خدا نے اس کے اِس عمل کو قبول فرما کر اُس کے گناہ بخش دیئے۔

صحابہ نے یہ سُن کر عرض کیا یا رسُول اللہ کیا حیوانات پر رحم کرنے سے بھی ثواب ملتا ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہر جاندار کے متعلق تم کو اجر ملے گا۔

خُدا کے سایہ میں کون ہو گا

حضور نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دِن کہیں سایہ نہ ہو گا اللہ تعالیٰ سات قسم کے آدمیوں کو اپنے رحمت کے سایہ میں لے گا۔

(۱) بادشاہ عادل (۲) وہ نوجوان جس نے جوانی میں عبادت کی۔ (۳) وہ شخص جو تنہائی میں خدا کو یاد کرتا ہے (۴) وہ شخص جس کا دِل مسجد میں لگا رہتا ہے (۵) وہ شخص جو کسی سے محض اللہ کے لئے محبت رکھے (۶) جو خدا کے خوف سے زنا سے بچے (۷) وہ شخص جو

Marfat.com

مخفی طور پر خیرات کرے۔ یہاں تک کہ اُس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو کہ دائیں نے کیا دیا۔

بیوی سے حُسنِ سلوک

(۱) نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا۔ تم لوگوں میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل (کنبہ اور بیوی) کے لئے اچھا ہو۔ اور میں تم سب سے بڑھ کر اپنے اہل کے لئے اچھا ہوں۔

(۲) نبی کریمؐ ہر ایک شوہر کے لئے تاکید فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ خوش مذاق ہو۔ اور حضورؐ کا یہ معمول تھا کہ جب آپؐ گھر میں داخل ہوتے تو خود السلام علیکم فرمایا کرتے۔ رات کے وقت سلام اتنی آہستہ آواز سے فرماتے کہ اگر بیوی جاگتی ہو تو سُن لے اور اگر سو گئی ہو تو جاگ نہ پڑے۔

(۳) مشکوٰۃ میں روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ بیوی کو لونڈی کی طرح مارا نہ کرو۔

فوجی جرنیلوں کو حکم

آنحضرتؐ جب کبھی جرنیل کو کسی مُہم پر بھیجتے تو فوج کے

Marfat.com

جرنیل کو یہ تاکید کی جاتی کہ کسی بوڑھے کو۔ بچے کو۔ کمسن کو۔ اور عورت کو ہرگز کسی حالت میں بھی قتل نہ کیا جائے ٭

دشمنوں سے سلوک

اسلام سے پہلے یہ دستور تھا کہ جنگ میں جب دشمن کو گرفتار کر لیتے تو اُسے کسی چیز سے باندھ کر تیر یا تلوار کا نشانہ بناتے۔ ایک دفعہ حضرت خالدؓ کے لڑکے عبدالرحمٰن نے ایک لڑائی میں چند آدمیوں کو گرفتار کر کے اِس طرح قتل کیا۔ حضرت ابو ایوب انصاری نے سُنا تو کہا "میں نے رسول اللہؐ سے سُنا ہے کہ وہ اِس سے منع کرتے تھے۔ خدا کی قسم میں مرغ کو بھی اِس طرح مارنا جائز نہیں سمجھتا۔ عبدالرحمٰن نے اُسی وقت کفارہ گناہ کے طور پر چار غلام آزاد کئے اور اس غلطی پر توبہ واستغفار کی ٭

جنگی قیدیوں سے سلوک

آنحضرتؐ نے جنگی قیدیوں کے متعلق تاکید فرمائی کہ قیدیوں کو تکلیف نہ دی جائے۔ چنانچہ جب

Marfat.com

بدر کے اسیروں کو آپؐ نے صحابہ کے سپرد فرمایا تو انہیں تاکید کی کہ انہیں کھانے پینے کی تکلیف نہ ہونے پائے۔ چنانچہ صحابہ خود کھجوریں کھا کر گزارہ کرتے مگر قیدیوں کو اچھا کھانا کھلاتے۔

حاکموں اور عاملوں کو ہدایت

نبی کریمؐ نے جب حضرت معاذ بن جبل کو یمن کے ایک علاقہ کا قاضی بنا کر بھیجا تو اُسے وصیت فرمائی کہ

تم اہل کتاب کے پاس جاتے ہو۔ پہلے اُن کو کلمہ توحید کی دعوت دو۔ اگر وہ اسے قبول کریں تو اُن کو بتاؤ کہ خدا نے رات اور دن میں اُن پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اس کو بھی مان لیں تو اُن کو بتاؤ کہ خدا نے اُن پر صدقہ بھی فرض کیا ہے۔ جو اُن کے امراء سے لے کر اُن کے فقراء پر تقسیم کر دیا جائے گا۔ اگر وہ اس کو بھی تسلیم کر لیں تو اُن کے بہترین مال کو نہ چھونا۔ اور مظلوم کی بد دُعا سے بچنا کیونکہ اس میں اور خدا کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔

Marfat.com

گالی دینا

حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے کہ سب گناہوں سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے۔ عرض کیا یا رسُول اللہ آدمی اپنے والدین پر کس طرح لعنت کرتا ہے۔ فرمایا۔ ایک آدمی دُوسرے کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے اور وہ اُسی طرح اس کے باپ اور اس کی ماں کو گالی دیتا ہے ۔ (بخاری)

نرمی کرنا

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے تمام امور میں نرمی کو پسند کرتا ہے ۔

کسی کو کافر نہ کہو

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریمؐ کو فرماتے سُنا کہ کوئی شخص دُوسرے کو فاسق نہ کہے اور نہ کوئی دُوسرے کو کافر کہے۔ کیونکہ اگر اس نے کہا اور جس کو کہا گیا وہ ایسا نہیں تو یہ الفاظ کہنے والے کی طرف لوٹ آتے ہیں ۔ (بخاری)

چُغل خوری

حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا

Marfat.com

کہ جنت میں چغل خور داخل نہ ہوگا ۔

حسد اور بغض حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے باہم بغض اور حسد نہ رکھو اور ایک دوسرے کو پشت نہ دو اور تم اللہ کے بندے سب بھائی بھائی ہو جاؤ۔ اور کسی مسلمان کے لئے یہ درست نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن کلام نہ کرے ۔ (بخاری)

سچ بولنا حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ سچائی جنت کی طرف ہدایت کرتی ہے۔ اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ صدیق بن جاتا ہے۔ اور جھوٹ بدکاری کی جانب ہدایت کرتا ہے۔ اور بدکاری دوزخ کی طرف۔ اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک کذّاب ہو جاتا ہے ۔

خوش خلقی قیامت کے دن ایک مسلمان کے ترازو میں خوش خلقی سے زیادہ کوئی چیز وزنی نہ ہوگی کیونکہ خدا بدزبان اور بدگو شخص سے بغض رکھتا ہے (ترمذی)

Marfat.com

عفت

مرد مرد کی شرمگاہ کو اور عورت عورت کی شرمگاہ کو نہ دیکھے۔ اور مرد ایک کپڑے میں مرد کے ساتھ اور عورت ایک کپڑے میں عورت کے ساتھ نہ سوئے۔ (ترمذی)

(۲)، جو عورت اپنے گھر کے علاوہ کسی اور کے گھر میں کپڑا اُتارتی ہے تو وہ اِس پردے کو چاک کر ڈالتی ہے جو اُس کے اور اس کے خُدا کے درمیان حائل ہے۔

تعصّب سے بچو

ایک صحابی نے نبی کریمؐ سے تعصب کی حقیقت پُوچھی آپ نے ارشاد فرمایا تعصب کے معنی یہ ہیں کہ تُم ظُلم پر اپنی قوم کی عانت کرو۔ (ابو داؤد)

تقویٰ اور خُوش خُلقی

ایک دفعہ نبی کریمؐ سے پُوچھا گیا کہ کونسی چیز لوگوں کو جنّت میں لے جائے گی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا، خُدا کا تقویٰ اور خُوش خلقی۔ پھر پُوچھا کونسی چیز دوزخ میں لے جائے گی ارشاد ہُوا مُنہ اور شرمگاہ یعنی بدزبانی اور بدکاری (ترمذی)

غیبت سے بچو

ایک دفعہ ایک صحابی نے نبی کریمؐ سے

Marfat.com

پُوچھا غیبت کسے کہتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ تُم اپنے بھائی کے ایسے عیب بیان کرو جسے وُہ ناپسند کرتا ہو۔ عرض کیا اگر اس میں درحقیقت وہ عیب ہوں؟ فرمایا۔ اگر وُہ عیب اس میں موجُود ہے تو تم نے اس کی غیبت کی۔ اور اگر وُہ عیب اس میں موجُود نہیں تو تُم نے اس پر بُہتان باندھا ، (ترمذی)

کارہائے ثواب

ترمذی میں روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا۔ بھُولے بھٹکیں کو راہ دکھانا۔ اندھے کو راستہ بتانا۔ راستہ سے پتھر۔ کانٹا۔ ہڈی وغیرہ کا ہٹانا اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا تُم لوگوں کے لئے کارِ ثواب ہے ،

پسندیدہ کلام

صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا۔ دُو کلمے رحمان کو پیارے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں لیکن میزانِ عمل میں بھاری ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com